ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور
اسلامی اقتدار کا نقیب

نگرانِ اعلیٰ
مولانا مفتی محمود

۲۱

بھٹو نے بچوں کی طرح ضد کی کہ:

مجھے بھی ایسا ہی جہاز چاہیے!

احتساب - یا - انتخاب ؟

ایک سیاسی جائزہ

میری داڑھی نوچ کر انہوں نے حقارت سے کہا:

اپنے خدا کو مدد کے لیے بلاؤ!



قیمت ایک روپیہ

۱۷ صفر المظفر ۱۳۹۸ھ جمعہ

آہ حضرتِ بہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اکرام القادری

ایک مردِ باخدا تھے بہلویؒ
عاشقِ خیر الوریٰ تھے بہلویؒ

عمر ساری خدمتِ دیں میں کٹی
خادمِ دینِ ہدیٰ تھے بہلویؒ

کیمیا تاثیر تھی ان کی نظر
رہبرِ راہِ وفا تھے بہلویؒ

تھے شہنشاہِ ولایت بالیقین
گو گدائے بے نوا تھے بہلویؒ

حرزِ جاں تھی سنّتِ خیر البشرؐ
اپنے آقاؐ پر فدا تھے بہلویؒ

ان سے باطل لرزہ براندام تھا
مردِ میدانِ وغا تھے بہلویؒ

اہلِ دل سے پوچھیے ان کا مقام
کیا بتاؤں تجھکو کیا تھے بہلویؒ

اب کہاں اکرامؔ، ایسے باصفا
دیدہ و دل کی دوا تھے بہلویؒ

اے یوسفِ بنوریؒ

سید سلمان گیلانی

باطل کے مقابل تھا تو حق کا نمایندہ
ممکن نہیں پیدا ہو تجھ سا کوئی آیندہ

دُنیا سے خفا ہو کر دُنیا سے جُدا ہو کر!
فردوس میں جا بیٹھا فردوس کا باشندہ

اے یوسفِ بنوری تو اصل حقیقت میں!
اُن لوگوں میں شامل ہے جو مر کے بھی ہیں زندہ

دُنیائے فراست میں شہرت ہے تیری ہر سُو
دُنیائے ولایت میں تُو زندہ و پایندہ

خورشید کی صورت ہے ہستی تری اے یوسفؒ!
اِس جگ میں بھی تابندہ اُس جگ میں بھی تابندہ

کب اہلِ عجم کے ہی سینے ہیں فقط روشن
ہیں اہلِ عرب کے بھی دل تجھ سے درخشندہ

تو ختمِ نبوت کی تحریک کا قائد تھا!
ہاں تیری بصیرت سے باطل ہوا شرمندہ

تجھ سے جو تعلق ہے تجھ سے جو محبت ہے
سلمانؔ کے دل و دیدہ ہیں اس لیے رخشندہ



جلد نمبر ۲۱ شمارہ نمبر ۴

جمعۃ المبارک ۱۷ صفر المظفر ۹۸ھ ۲۷ جنوری

سرپرست
مولانا عبید اللہ انور
مدیر
اکرام القادری
مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدل اشتراک
سالانہ
۴۵ ــــ روپے
ششماہی
۲۳ ــــ روپے
سہ ماہی ــــ ۵۰/۱۱ روپے

قیمت ایک روپیہ

یکے از مطبوعات
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

اداریہ

جرائم کا بڑھتا ہُوا سیلاب

بھٹو شاہی کے سات سالہ دورِ اقتدار میں جو کچھ ہوتا رہا اور جس قسم کی لُوٹ کھسوٹ روا رکھی جاتی رہی ، ایک حد تک عوام اس سے باخبر ہیں ۔ گو ابھی بہت سے رازہائے سربستہ سے پردہ اٹھنا باقی ہے ۔ کوئی شعبہ اور کوئی گوشہ ایسا ہو گا جو بھٹو شاہی کے ہاتھوں اتھل پتھل نہ ہوا ہو ۔ خاص طور سے اس دورِ نادر گردی میں بے راہ روی اور لاقانونیت کا عفریت اس قدر دیدہ دلیری سے معاشرتی اقدار کو پامال اور زار و زبوں کیے ہوئے تھا کہ جان و مال اور عزت و آبرو کی حفاظت اس مملکت خداداد کے لیے عقدۂ لاینحل بن کر رہ گئی تھی ۔ بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ ہر شریف شہری کو ہر وقت یہ دھڑکا لگا رہتا تھا کہ نہ جانے کب وہ بلائے ناگہانی کا شکار ہو کر اپنے مال و جان اور عزت و آبرو سے ہاتھ دھو بیٹھے ۔

اس دورِ ناپُرساں کا خاتمہ جتنی اور جس قدر فقید المثال قربانیاں دیکر ہُوا وہ اظہر من الشمس ہے ۔ اس کے بعد مارشل لاء انتظامیہ نے عبوری اقتدار کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لی اور عوام کی جان میں جان آئی ۔ اس کا نتیجہ یہ ہُوا کہ پیپلز پارٹی کے دور کے پالتو غنڈے اور لاقانونیت کے کھلے طور پر علمبردار کچھ دنوں کے لیے اپنے بلوں میں گھس گئے ۔

مگر جوں ہی ان عناصر نے محسوس کیا کہ مارشل لا انتظامیہ کی گرفت نوکر شاہی پر مضبوط نہیں ہے یہ اپنی تمامتر کارستانیوں اور مذموم حربوں کے ساتھ میدان میں کود پڑے اور پہلے سے کہیں زیادہ زور و شور کے ساتھ اس عنصر نے لاقانونیت اور بے راہ روی کا بازار گرم کر دیا ۔ اب حالت یہ ہے کہ پاکستان ایسی اسلامی مملکت کا شہری اپنے آپ کو ہر آن خوفناک قسم کے خطرات میں گھرا ہوا محسوس کر رہا ہے ۔

اب پہلے سے زیادہ قتل ہو رہے ہیں ، پہلے سے زیادہ ڈاکے ڈالے جا رہے ہیں ، پہلے سے زیادہ عصمتیں لُوٹی جا رہی ہیں ، اور پہلے سے زیادہ اغوا ہو رہے ہیں ۔ مگر کوئی پُرسانِ حال نہیں ۔ کسی کی شنوائی نہیں ہوتی ، نوکر شاہی گلچھرّے اڑا رہی ہے ، غنڈے دندنا رہے ہیں اور عوام کی چیخ و پکار حکمرانوں تک نہیں پہنچنے دی جا رہی ۔ اوّل تو مارشل لا انتظامیہ کو اور بہت سے الجھیڑوں ہی سے فرصت نہیں اور اگر کہیں کچھ وقت نکالا بھی جاتا ہے نوکر شاہی راہ کی دیوار بن کر کھڑی ہو جاتی ہے ۔

نظر بظاہر امید کی مشعلیں ایک ایک کر کے بجھتی جاتی ہیں اور مایوسیوں کی شب دیجور روز افزوں ماحول کو اپنی لپیٹ میں لیے جا رہی ہے ۔ مارشل لاء انتظامیہ امید کی کرن بن کر نمودار ہُوئی تھی ، مگر اس کرن اور عوام کے مابین دبیز پردے حائل کر دیئے گئے ہیں ۔ عوام تاریکی میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں ، لیکن کچھ سجھائی نہیں دے رہا ۔ ان تمام بُرائیوں کے استیصال کے لیے آخری چارۂ کار کے طور پر مارشل لا کو ناگزیر برائی کے طور پر قبول کیا جاتا ہے ، لیکن وائے محرومی کہ اس مرتبہ مارشل لاء کی چولیں چوکس اور کسی ہُوئی معلوم نہیں ہو رہیں ۔ !

اغوا ، قتل ، ڈکیتی اور عصمت دری کے واقعات میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے ۔ لاہور کے معصوم پپُّو کے بہیمانہ قتل کا دلدوز واقعہ ابھی زبان زدِ عام ہی تھا کہ جمعیۃ علماء اسلام ساہیوال کے رہنما جناب عبد المتین چوہدری کے بڑے بھائی کو بعض نامعلوم افراد نے ان کی گاڑی سمیت فریب کاری سے ہمراہ لیا اور نہایت ہی سفاکانہ ، ظالمانہ اور بہیمانہ طریقے سے موت کے گھاٹ اتار کر گاڑی قبضے میں کی اور فرار ہو گئے جب کہ متین صاحب کے جواں سال بھائی کی لاش ایک ویرانے میں سڑک سے ہٹ کر پھینک دی گئی ۔ حالت یہ ہے کہ ایک واقعہ ابھی فراموش نہیں ہوتا کہ پہلے سے بڑھ کر دُوسرا واقعہ

نمودار ہو جاتا ہے۔ !!

اس جواں سال قتل کا سراغ تادم تحریر نہیں مل سکا۔ کچھ پتہ نہیں پردہ زنگاری میں کس کا ہاتھ ہے۔ ہم مارشل لاء انتظامیہ سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما جناب عبدالمتین چوہدری کے بھائی کے قاتلوں کا جلد سراغ لگائے اور انہیں کیفر کردار تک پہونچاتے اور ان کی گاڑی فی الفور مہیا کی جائے۔

ہم انتظامیہ سے یہ بھی گذارش کریں گے کہ تعزیری ضابطے جاری کر دینے سے کوئی فایدہ نہیں جب تک انہیں روبہ عمل نہ لایا جائے۔ اگر اس جرائم کے بڑھتے ہوئے سیلاب کی معقول روک تھام نہ کی تو یہ پھر جھگی نشینوں ہی کو نہیں محلات کے باسیوں کو بھی بہا یا اڑا کے لے جائے گا۔

"مَیں نے جو کچھ کیا وہ میرا فرض تھا"

پچھلے دنوں پی آئی اے کے فوکر طیارہ کا اغوا اور اغوا کنندہ کے عزائم کو ناکام بنانے کے واقعات اخبارات میں آچکے ہیں۔ پی آئی اے کے سربراہ جناب ایئر مارشل ریٹائرڈ نور خان نے جس مثالی جرات کا مظاہرہ کیا ہے وہ قابل صد تحسین و آفرین ہے۔ اگر وہ بروقت فیصلہ کر کے اس جرات کا مظاہرہ نہ کرتے تو طیارے کے ضیاع کے ساتھ بیسیوں قیمتی جانیں ضائع ہو جاتیں اور قیاس آرائیوں اور ظن وتخمین کا ایک غیر مختتم سلسلہ چل نکلتا۔ ایئر مارشل ریٹائرڈ نور خان نے بستر علالت سے بیان دیتے ہوئے جو کچھ کہا ہے وہ آوازہ گوش بنانے کے قابل ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ: "میں نے جو کچھ کیا وہ میرا فرض تھا۔"

اگر ہمارے بگڑے ہوئے معاشرے میں اس قسم کی فرض شناسی پیدا ہو جائے تو بہت تھوڑے عرصے میں ملک کی قسمت سنور سکتی ہے اور ملک گرداب سے نکل کر ساحل مراد تک پہونچ سکتا ہے۔ پی آئی اے کے سربراہ خود زخمی ہو گئے، مگر اپنے بعد میں آنے والوں کے لیے فرض شناسی کی بیمثال روایت قائم کر دی۔

ہمارے یہاں ابتری اور بگاڑ کی اصل وجہ ہی یہ ہے کہ ہم نے فرض کو سبکدوش کر دیا اور مفاد کو مقصد زندگی بنا لیا۔ اس طرح وقتی طور پر کچھ لوگ اپنے ناجائز مفادات کی تکمیل میں کامیاب ہو گئے، مگر عمومی طور پر جو اثرات اس سفلہ پن کے پوری قوم پر مرتب ہوئے اس کا ذائقہ ان مفاد پرستوں کو بھی طوعاً و کرہاً چکھنا پڑا۔ کیونکہ مجموعی بگاڑ پیدا ہوتا ہے تو پھر اس کی لپیٹ میں ہر کہ و مہ اور ہر چھوٹا بڑا آتا ہے۔ پوری قوم ذلت و رسوائی کی اتھاہ گہرائیوں میں چلی جاتی ہے اور نا فرض شناس افراد اسی قوم کا جزو لاینفک ہونے کی وجہ سے اس ذلت سے بچ نہیں سکتے جس میں وہ اپنی کارگزاریوں سے قوم کو دھکیلا کرتے ہیں۔ ہم ایک مرتبہ پھر ایئر مارشل ریٹائرڈ نور خان کو ان کی جرات پر مبارکباد دیتے ہیں اور ان کی جلد صحت یابی کے لیے دعا کرتے ہیں۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس واقعے کی تحقیقات کرائی جائے۔ آخر یہ اتنا بڑا واقعہ اتنی پھرتی سے کیسے رونما ہو گیا۔ کہیں یہ واقعہ کسی خاص منصوبے کی تکمیل تو نہیں۔ اغوا کنندہ جہاز میں سوار ہوتا ہے اور چیکنگ تک نہیں کی جاتی جہاں اس واقعہ میں فرض شناسی کا پہلو ہے وہاں غفلت اور اغماض کا بھی واضح پہلو ہے۔

اختلافات ختم ہونے کے امکانات

پاکستان قومی اتحاد کے نائب صدر نوابزادہ نصر اللہ خان اور پاکستان قومی اتحاد کے رہنما جناب اشرف خان نے جمعیۃ علماء پاکستان کی مصالحتی کمیٹی کے دو نمائندوں جناب عبدالحمید قادری اور مولانا سلیم اللہ خان سے بات چیت کے بعد اس توقع کا اظہار کیا ہے کہ: جمعیۃ علماء پاکستان اور پاکستان قومی اتحاد میں اختلافات ختم کرنے کے امکانات روشن ہو گئے ہیں۔

اس سلسلے میں ۳۱ جنوری کو قومی اتحاد کے مرکزی رہنماؤں کا اجلاس بھی بلایا گیا ہے، تاکہ باہمی افہام وتفہیم کے ذریعہ مزید شبہات اور خدشات رفع کر لیے جائیں اور قومی اتحاد کی گاڑی اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہو۔ اس اجلاس میں جمعیۃ کے مرکزی رہنماؤں مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالستار خان نیازی کی شرکت کی خبر بھی اخبارات میں آچکی ہے۔

عوام کی شدید خواہش یہ ہے کہ جمعیۃ علماء پاکستان پہلے کی طرح قومی اتحاد سے وابستہ رہے اور مولانا شاہ احمد نورانی جناب اصغر خان کی روش پر گامزن نہ ہوں لیکن یقیناً خود نورانی صاحب اور ان کی جماعت کے دیگر رہنماؤں کو بھی اس بات کا احساس ہو گا اور یہ حقیقت ان سے مخفی نہیں ہو گی۔ چونکہ وہ اپنے دوروں کے دوران عوام سے ملتے رہے ہیں اور عوام کی خواہش ان کے سامنے آتی رہی ہے۔ نورانی صاحب نے بھی اپنے بیان میں کہا ہے کہ کچھ بات چیت آگے بڑھی ہے۔

اس کے ساتھ ہی ہمیں یہ بات بڑے دکھ کے ساتھ کہنی پڑ رہی ہے کہ جمعیۃ کی مصالحتی کمیٹی کے ارکان نے نوابزادہ صاحب اور اشرف خان صاحب سے پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود اور قومی اتحاد کے جنرل سیکرٹری پروفیسر غفور احمد کے بیانات کی وضاحت تو چاہی، مگر خود ان کی نظر ان بیانات کی طرف بالکل نہیں گئی جو ان کی جماعت کے مرکزی آفس لاہور سے قومی اتحاد کے رہنماؤں کے خلاف مولانا شاہ احمد نورانی اور مولانا عبدالستار نیازی کے نام سے اخبارات کو دیئے جا رہے ہیں۔ آج مورخہ ۲۲ جنوری کی اشاعت میں بھی نوائے وقت کے آخری صفحہ پر نورانی صاحب کے نام سے ایک بیان چھپا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ "جمہوری محاذ کی جماعتوں کی بالادستی کو اکثریت کی بنیاد پر تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔"

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

مجالسِ عاملہ کی رپورٹ:

جمعیۃ علماء اسلام کی مرکزی و صوبائی مجالس عاملہ کی مکمل رپورٹ آیندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں۔ (ادارہ)

استقبالیہ

محمد زاہد بلند شہری

پریس جمہوری اداروں کا نگران اور چوکیدار ہے

ماضی میں پریس آزاد ہوتا تو اب احتساب کی ضرورت نہ ہوتی

ایران کی شاہزادی خصوصی طیارے میں پاکستان آئی تو بھٹو نے بچوں کی طرح ضد کی کہ مجھے بھی ایسا ہی جہاز چاہیے۔ جہاز تیار ہو گیا مگر بیٹھ نہ سکا۔

پاکستان قومی اتحاد کی جانب سے این ڈی پی کے مقتدر رہنما جناب خان عبد الولی خان کی طویل قید سے رہائی کے بعد ان کے اعزاز میں مورخہ ۸ جنوری بوقت تین بجے مسلم لیگ ہاؤس ڈیوس روڈ، لاہور میں ایک استقبالیہ ضیافت دی گئی جس میں پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود صاحب اور معزز مہمانان استقبالیہ جناب خان عبد الولی خان نے خطاب فرمایا۔ استقبالیہ کی مکمل تفصیل قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ (محمد زاہد بلند شہری)

پروفیسر غفور احمد :-

دعوت استقبالیہ کا آغاز کرتے ہوئے کہتے ہیں:

یہ دعوتِ استقبالیہ پاکستان قومی اتحاد کی طرف سے خان عبد الولی خان کے اعزاز میں دی جا رہی ہے۔

میں آپ سب کا شکر گزار ہوں کہ آپ حضرات اس استقبالیہ میں تشریف لائے۔

پورا ملک جانتا ہے کہ ایسا آمر اور ایسی آمرانہ حکومت جو اپنے آپ کو دستور کا پابند کہتی ہو اور مظالم ڈھاتی ہو اس سے چھٹکارا حاصل ہو چکا ہے ——

خان صاحب اور ان کے دیگر ساتھیوں نے طویل عرصہ قید و بند میں گزارا اور اس دوران جس قربانی استقامت اور اولعزمی کا ثبوت دیا ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ میں خان صاحب اور ان کے مقتدر ساتھیوں کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ میری خواہش تھی کہ ان کے اور ساتھی بھی جو یہاں موجود نہیں ہیں تشریف لاتے اور اس پر وقار تقریب میں شرکت کرتے۔

صدر پاکستان قومی اتحاد

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ

معزز ساتھیو، دوستو! اور بزرگو!

سب سے پہلے میں پاکستان قومی اتحاد کی طرف سے خان عبد الولی خان، ارباب سکندر خان خلیل، غوث بخش بزنجو، عطاء اللہ مینگل، خیر بخش مری، شیر محمد اور ان کے دیگر رفقا کو جیل میں پامردی اور استقامت سے ظلم کا مقابلہ پیش کرنے پر مبارک باد پیش کرتا ہے کہ یہ لیڈر اور قوم کے رہنما ظالم کی وجہ سے ہم سے جدا ہوئے آج پھر ہم میں ہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ ایسا ظالم آج تک اس ملک میں نہیں آیا۔ ہم نے ظلم و تشدد کی جتنی کہانیاں تواریخ میں پڑھی تھیں اس نے ظلم کے تمام ریکارڈ توڑ کر انہیں مات کر دیا۔

اس وقت ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم آزاد ہو گئے ہیں، تاریک راتیں ختم ہو گئی ہیں اور اب انشاء اللہ وہ ظالم احتساب کے شکنجے میں کسے جائیں گے اور اس وقت ایسا محسوس ہوگا کہ ظالم اس مقام پر پہنچا دیئے گئے ہیں جہاں انہیں پہنچنا چاہیئے تھا۔

پاکستان دولخت کرنے کا جرم - دو قومی اسمبلیاں - دو وزیر اعظم، اُدھر تم اِدھر ہم کے نعرے اور قوم سے غداری کس نے کی؟ یہ سب کچھ مسٹر بھٹو اور ان کی پارٹی نے کیا۔ قوم پوچھتی ہے کہ بھٹو پر ملک کو دولخت کرنے کا مقدمہ کب چلے گا؟

بھٹو کو تمام جرائم کی سزا ملنی چاہیئے۔ مجھے خان عبد الولی خان کی اس بات سے مکمل اتفاق ہے کہ مسٹر بھٹو اور ان کے ساتھیوں پر مقدمات ملٹری کورٹ میں چلنے چاہئیں کیونکہ سول کورٹ میں بہت وقت لگتا ہے اور قوم اتنا انتظار نہیں کر سکتی۔ بھٹو نے اپنے دور حکومت میں خصوصی کورٹ قائم کئے تھے ویسے ہی اب خصوصی کورٹ بنائے جائیں اور مقدمہ ان میں چلایا جائے۔

ولی خان نے قید و بند کی صعوبتیں اور تکلیفیں برداشت کرکے یہ ثابت کر دیا کہ یہ واقعی قومی راہنما ہیں۔ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جناب ضیاء الحق صاحب کہتے ہیں کہ بھٹو غدار ہیں۔ اس سے بھٹو پر مہر ثابت ہو چکی ہے کہ وہ غدار ہیں اور ولی خان کی حب الوطنی میں کوئی شبہ نہیں۔ ہم سب مل جل کر باہمی اعتماد و احترام سے کام کرتے رہیں گے

تیس برس سے پاکستان میں قوم کو اسلام کے نام پر دھوکا دیا جا رہا ہے مگر اب وہ بات نہیں ہے۔ پاکستان قومی اتحاد نے تہیہ کر لیا ہے کہ اسلام کو پوری طرح ملک میں نافذ کیا جائے گا اور ملک میں امن و امان کا دور دورہ ہوگا۔ خوشحالی کا دور ہوگا۔ ان معروضات کے بعد میں آپ سے رخصت ہوتا ہوں۔

این ڈی پی کے راہنما خان عبدالولی خان

استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے ولی خان نے کہا کہ جب ہمارے جیل جانے کی بات ہوتی ہے اور آپ اسے قربانی کا نام دیتے ہیں تو مجھے شرم آتی ہے کیونکہ جیل میں ہم پڑھتے تھے، سنتے تھے کہ کس طرح قوم پر ظلم ڈھایا جا رہا ہے، قوم پر لاٹھیاں اور گولیاں برس رہی ہیں۔ ہمارا بس چلتا تو ہم بھی آپ کے ساتھ شریک ہوتے۔ آپ ہماری قربانیوں کا تذکرہ کرکے ہمیں شرمندہ نہ کریں کیونکہ قوم کی عورتوں، بچوں، مردوں نے مل کر ایسی تحریک چلائی کہ آج بھٹو اندر ہے اور ولی خان باہر ہے۔

انہوں نے کہا کہ تاریخ میں ۱۹۷۷ء کے دو واقعے لکھے جائیں گے۔ ایک ہندوستان کی حکومت کے کردار کا مظاہرہ کہ انہوں نے عدل و انصاف سے انتخابات کرائے اور ہار گئی۔ دوسرے پاکستان میں بھٹو شاہی کے انتخابات کہ بھٹو نے انتخابات میں دھاندلی کی مگر قوم نے برداشت نہیں کی اور تحریک چلا کر اس کا خاتمہ کر دیا۔

ولی خان نے کہا کہ مجھے جیل سے نکلے دس روز ہو چکے ہیں۔ مجھے بڑا دکھ ہوتا ہے جب ہر شخص یہ پوچھتا ہے کہ "پاکستان کا کیا بنے گا"۔ تیس سال سے اس ملک کے رہنے والوں کو یہ نہیں پتہ چل سکا کہ اس ملک کا کیا بنے گا۔ پتہ اس لئے نہیں چل سکا کہ ملک کا نظام چلانے والے بنیادی ادارے عدلیہ مقننہ اور اسمبلیاں ہوتے ہیں، اور یہی ادارے بھٹو نے اپنے دور میں خراب کئے۔

بھٹو کے ساتھی اب جمہوریت کے لئے چیخ رہے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں بھٹو کونسا جمہوریت پسند تھا اس نے دو سال مارشل لاء کے سہارے حکومت کی ہے۔

انہوں نے کہا کہ بھٹو نے مارشل لاء ہٹانے کے مسئلے پر اسمبلی میں ۱۰۴ ممبروں کے دستخط سے منظور ہونے والی قرارداد دکھائی اور کہا کہ خان صاحب ۱۰۴ ممبر فرما رہے ہیں کہ یہاں مارشل لاء رہے جمہوریت کی ضرورت نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب پیپلز پارٹی والے کس منہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مارشل لاء ہٹاؤ۔ مسٹر بھٹو نے ان اداروں کو خراب کرکے ایسا

دو سال تک "سویلین مارشل لاء" کے سہارے حکومت کرنے والے اب کس منہ سے مارشل لاء کے خاتمے کا مطالبہ کرتے ہیں

جرم کیا ہے جس کو کوئی معاف نہیں کر سکتا۔ جناب ولی خان نے کہا کہ شرم کی بات ہے کہ سانگھڑ سندھ میں ایک سیشن جج کو عدالت کے کمرے میں ہتھکڑی لگائی گئی اور محمود الرحمان مجھ سے دوران سماعت مقدمہ کہتے ہیں کہ ہم قانون کی بالادستی چاہتے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ "کیا آپ اس میں سنجیدہ ہیں؟"

آپ اور آپ کے پانچ ساتھی ججوں نے سانگھڑ کے واقعہ کے خلاف احتجاج کیوں نہیں کیا۔؟

خان صاحب نے کہا کہ میں نے اس وقت احتجاج کیا تھا۔ مجھے احتجاج کا حق پہنچتا ہے کیونکہ میں قانون کی بالادستی چاہتا ہوں۔

ولی خان نے تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ مسٹر بھٹو جب ابتداء میں "تخت نشین" ہوئے تو سب سے پہلے انہوں نے ایڈمرل جنرل، کمانڈر ان چیف، ۱۴۰۰ افسران سول سیکرٹری جبراً سبکدوش کر دیئے۔ اور شرم کا مقام ہے کہ ان لوگوں کو بھی ڈس مس کر دیا جو غیر ممالک میں پاکستان کی طرف سے گئے ہوئے وفدوں کی سربراہی کر رہے تھے۔

انہوں نے کہا کہ مسٹر بھٹو نے سرکاری ملازمین کو بہت ذلیل کیا۔ عزت دار لوگ ملازمتیں چھوڑ گئے۔

ولی خان نے صحافت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہر جابر و آمر جب بھی ملک کی قسمت سے کھیلتا ہے تو پہلا اثر پریس پر پڑتا ہے۔ پریس جمہوری اداروں کا نگران چوکیدار ہے۔ اگر ماضی میں پریس آزاد ہوتا تو اب احتساب کی ضرورت نہ ہوتی کیونکہ پریس مسلسل احتساب کرتا۔ کوئی بدعنوان کسی کی عزت و آبرو سے نہ کھیل سکتا۔

انہوں نے کہا کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کا صدر نکسن تحریکوں اور جلوسوں سے نہیں ہٹا بلکہ اسے پریس نے ہٹایا ہے۔

خان صاحب نے کہا کہ اس ملک میں مارشل لاء لانے والا خود بھٹو ہے۔ اگر شریف بن کر حکومت کرتا تو مارشل لاء کی ضرورت نہ تھی۔

انہوں نے نظام مصطفےٰ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہر شخص نظام مصطفےٰ چاہتا ہے۔ مگر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس ملک میں نظام مصطفےٰ جب ہی آسکتا ہے کہ ہر شخص شریعت اپنے اوپر لاگو کرے۔

اور نظام مصطفےٰ کا اصل معنی یہ ہیں کہ ہر شخص سے پورا پورا انصاف ہو۔ آنکھ کے بدلے آنکھ۔

قومی اتحاد اور پاکستان لازم و ملزوم ہیں

کان کے بدلے کان ہاتھ کے بدلے ہاتھ کاٹا جائے۔

خان صاحب نے کہا بھٹو نے جو قوانین اپنے دور میں اپوزیشن کو ختم کر دینے کے لئے بنائے تھے یہی قوانین اب ان پر لاگو ہونے چاہئیں۔ انہی کے تحت ان پر مقدمہ چلنا چاہئیے کیونکہ جب یہ قوانین بن رہے تھے تو اسی وقت بھی میں نے اسمبلی میں یہی کہا تھا کہ ایک وقت آئے گا یہ تمام قوانین تم پر لاگو ہوں گے۔ بالکل اسی طرح جسطرح رسول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک یہودی چوری کے الزام میں پکڑا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی مقدس کتاب تورات سے ہی اس کو چوری کی سزا دلوائی مسٹر بھٹو بھی اپنے ہی بنائے ہوئے آئین کے تحت سزاوار ہوں گے۔

بھٹو نے پاکستان میں "سویلین مارشل لا" سے دو سال حکومت کی اور خصوصی کورٹ اور ٹریبونل تشکیل دے کر مخالفین کو سزائیں دلوائیں۔ مسٹر بھٹو آسمان

آئی تھیں۔ مسٹر بھٹو نے بچوں کی طرح ضد کی کہ مجھے بھی ایسا ہی جہاز چاہئیے۔ چنانچہ ان کے حکم پر سرکاری کھاتہ سے چار کروڑ روپے کی مالیت سے خصوصی جہاز تیار کروایا گیا۔ ابھی اس جہاز میں مسٹر بھٹو نے سواری بھی نہیں کی تھی کہ ان کے اقتدار کو زوال آگیا۔ اور اسی خصوصی جہاز میں مجھے کراچی سے پشاور لایا گیا۔ معلوم نہیں بھٹو پر وہ رات کیسی گذری ہوگی جب اسے یہ پتہ چلا ہوگا کہ اس کے خصوصی جہاز میں ئیں نے سفر کیا ہے۔

خان صاحب نے بھٹو کی فضول خرچیوں اور شاہانہ ٹھاٹ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر بھٹو کے غسل خانے کی ٹوٹیاں سونے سے تیار کروائی گئی تھیں۔

انہوں نے کہا کہ طویل عرصہ سے اسلام آباد میں سرکاری خزانہ سے ایک "خصوصی بنگلہ" زیر تعمیر ہے۔ بھٹو کے دور میں ئیں نے ہی کہا تھا کہ یہ ایوان صدر دو صدروں کو تو کھا گیا ہے تیسرے کو بھی کھا جائیگا کیونکہ

بدعنوانیوں سے مہنگائی بڑھی ہے اس کا نقصان غریب آدمی کو ہوا ہے۔

خان عبدالولی خان نے پاکستان قومی اتحاد کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ کراچی میں ایک شخص نے مجھ سے سوال کیا کہ "اب اتحاد کی ضرورت ہے یا نہیں؟" میں نے الٹا اس شخص سے سوال کیا کہ "پاکستان کی ضرورت ہے یا نہیں؟" اور اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ پاکستان کی ضرورت ہے تو پھر لازمی اتحاد کی بھی ضرورت ہے۔ کیونکہ اتحاد اور پاکستان لازم و ملزوم ہیں۔ اتحاد کے ذریعہ آپ نے بھٹو ازم کا خاتمہ کرنا ہے۔ ولی خان نے کہا کہ اب کام کا وقت ہے مسائل حل کرنے کا وقت ہے خالی خولی نعروں سے بات نہیں بنے گی۔ کیونکہ قیام پاکستان کے وقت بھی لا الہ الا اللہ کا نعرہ لگایا تھا۔ قوم نے قربانیاں دیں مگر تیس سال بعد آپ دیکھ لیں کہ اس ریاست کا کیا حشر ہوا۔

انہوں نے کہا کہ نظام مصطفےٰ کے عملی نفاذ سے ہی

بھٹو کے ظلم و تشدد نے چنگیز اور ہلاکو خان کے ظلم کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے

سے نہیں گرے کہ ان پر خصوصی عدالتوں میں مقدمہ نہ چلے۔ ان کے لئے بھی خصوصی عدالتیں قائم کی جائیں۔ میں یہ بات پھر کہتا ہوں اور چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر سے بھی کہی تھی کہ مسٹر بھٹو پر مقدمہ چلانے کے بعد اسے ہمارے حوالے کرو ہم اسے بتائیں گے کہ انسانیت سے حیوانیت جیسا سلوک کس طرح کیا جاتا ہے۔

انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ آپ بھٹو ازم کو مارشل لا سے ختم نہ کریں بلکہ سیاسی موت ماریں۔ اور اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ ان لوگوں کے پاس جائیں جن کے ساتھ ظلم ہوا۔ زیادتیاں ہوئیں ان لوگوں کو بتایا جائے کہ مسٹر بھٹو غریب ملک کے "غریب وزیراعظم" کس طرح رہتے تھے۔ لوگوں کو مسٹر بھٹو کا طرز زندگی بتایا جائے کہ کس طرح انہوں نے غریبوں کا خون چوس کر عیش و عشرت کی۔ مسٹر بھٹو نے سرکاری خزانے سے دو مکان ۷۰ لاکھ اور ۴۰ لاکھ روپیہ کی مالیت کے خریدے۔

خان صاحب نے مزاحیہ موڈ میں کہا ایک مرتبہ ایران کی شہزادی خصوصی ہوائی جہاز میں پاکستان

تیرا ایک پیر کیلے کے چھلکے پر ہے۔ یہ "قیمتی" اور غریبوں کا خون چوس کر بنایا جانے والا ایوان صدر مقتیں نہیں ملے گا۔ اور اب اتفاق سے مسٹر بھٹو جا چکے ہیں اور مکان بدستور زیر تعمیر ہے۔

انہوں نے کہا کہ مسٹر بھٹو کے غسل خانوں کی آرائش و زیبائش پر ڈھائی کروڑ روپیہ خرچ کیا گیا۔ ولی خان نے کہا کہ آپ لوگ عوام کے پاس جا کر انہیں مسٹر بھٹو کے رہن سہن کی حقیقت حال بتائیں کہ مسٹر بھٹو اپنے آپ کو غریبوں کا ہمدرد کہتے تھے اور غریبوں کا ہی خون چوس کر انہیں غریب سے غریب تر بنا دیا۔ انہوں نے مسٹر بھٹو کے ساتھیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر بھٹو اپنے آپ کو غریبوں کا ہمدرد کہتے ہیں مگر آپ ان کے "غریب ساتھیوں" کو تو دیکھیں کہ ان کے ساتھی نواب صادق حسین، غلام مصطفےٰ کھر، نواب بہاولپور، جتوئی، ممتاز بھٹو، بگٹی اور بلوچستان کے سردار کتنے "غریب" ہیں؟

ولی خان نے کہا کہ بھٹو نے زرعی اصلاحات نافذ کیں مگر اس کے باوجود بھٹو کی ذاتی زمین تیس ہزار ایکڑ سے زیادہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھٹو کی عیاشیوں اور

تمام مسائل حل ہوں گے اور نظام مصطفےٰ نعروں سے نہیں آئے گا۔ نظام مصطفےٰ کے لئے ہمیں خود کوشش کرنا ہے نظام زندگی اس نظام کے تحت چلانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نظام مصطفےٰ کے لئے ضروری ہے کہ حضرت عمرؓ کا عدل لایا جائے۔

ولی خان نے کہا کہ ایک مرتبہ عبدالقیوم خان نے کہا کہ "ہم اسلامی نظام چاہتے ہیں"۔ میں نے کہا کہ اگر اسلامی نظام آگیا تو تمہارا کیا حشر ہوگا؟ جو اسلام پر عمل کرتا ہے یقیناً وہی اسلام لا سکتا ہے۔ شرابی، زانی اور بدعنوان اسلام نہیں لا سکتے۔

ولی خان نے کہا کہ میں نے ہمیشہ قومی سیاست کو سیاسی تنظیموں کی نسبت بالائی اور اوّل حیثیت دی ہے۔

انہوں نے قومی اتحاد کے راہنماؤں سے کہا کہ آپ اپنے اندر ایسا اتحاد و اتفاق پیدا کریں کہ قوم کو تسلی ہو کہ یہ قیادت ایک آواز سے بول رہی ہے۔ اور قوم آپ پر اعتماد کرکے آپ کی حمایت کرسکے۔ آپ اسی طرح مستقبل میں بھی متحد رہے تو ہماری منزل جلد ہمارے قدم چومے گی۔

مرسلہ: عبدالستار ستاری
ڈیرہ اسماعیل خان

امام المحدثین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بقیۃ السلف حجۃ الخلف، خاتم المفسرین امام انقلاب مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ جامع علم و حلم و زہد و ورع و تقویٰ تھے۔ دُور دُور سے لوگ آپ کی خدمت فیض موہبت میں حاضر ہوتے اور سند تکمیل حاصل کرکے اپنے وطن کو مراجعت فرماتے اور نسبت تلمذی کو باعثِ فخر جانتے۔

آپ کی ولادت ۱۱۵۹ھ میں ہوئی۔ تاریخی نام آپکا غلام حلیم تھا۔ تمام علوم آپ نے والد ماجد سے حاصل کئے۔ آپ کا نسب چونتیسویں پشت میں امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے ملتا ہے۔

مولانا شاہ عبدالعزیزؒ مرجع علماء و مشائخ تھے۔ تمام علوم متداولہ اور فنونِ عقلیہ و نقلیہ میں کامل دستگاہ رکھتے تھے۔ حافظہ آپ کا بہت قوی تھا۔ صحاح ازبر تھی۔ تعبیر خواب میں بڑا ملکہ تھا۔ وعظ خوب فرماتے تھے۔ تمام علماء فضلاء و فقراء و سلاطین آپ کی مدح میں رطب اللسان تھے۔ صاحبِ دلائل و براہین تھے۔ موافق و مخالف سب آپ کے معتقد تھے۔ ہر بات آپ کی قاطع حجت اور ہر دلیل آپ کی محقق تھی۔ تفسیر عزیزی اوّل سورۃ بقرہ اور آخر سے پارہ تبارک الذی وعم جو ہندوستان میں اسی قدر دستیاب ہوتی ہے نہایت ہی محبوب اور مقبول خلائق ہے۔ علماء سلف میں سے ایک نے بھی اس طرح کی کوئی تفسیر نہیں لکھی اور کتاب تحفہ اثنا عشریہ اہل تشیع کے عقائد کے رد میں خوب لکھی ہے۔ علماء شیعہ اب تک اس کے جواب سے لاجواب ہیں۔ اپنی تمام عمر کو آپ نے دینی کاموں میں صرف کیا ہے۔ ہمیشہ درس و تدریس و افتاء اور فصل خصومات اور وعظ و پند اور شاگردوں کی تہذیب و تکمیل میں مصروف رہتے تھے۔ ہندوستان میں علم و عمل کا سکہ آپ کے بھائیوں ہی پر ختم ہے۔ خاص ہندوستان اور دوسرے ملکوں میں بھی ایسا کوئی نظر نہیں آتا جسے سند تلمذ یا استفادہ ظاہری اور باطنی اس خاندان سے نہ ہو یا اسے باعثِ افتخار نہ جانتا ہو۔ علوم حدیث و فقہ حنفی کو آپ کے خاندان سے بہت فروغ حاصل ہوا اور اس خاندان نے علم شریعت کی بہت خدمت کی۔

مولوی مدن صاحب جو بڑے فاضل تھے اور شاہجہاں پور کے رہنے والے تھے۔ ملاقاتِ جناب مولانا صاحب کے لئے مدرسہ میں آئے۔ مدرسہ کا تھڑا مکان تھا۔ شطرنجی کا فرش بچھا ہوا تھا اور ایک پلنگ بھی ایک طرف کو پڑا رہتا تھا۔ اکثر حضرت اقدس چہل قدمی فرماتے فرماتے اس پلنگ پر لیٹ جاتے تھے اور سب آدمی جو آتے فرش پر بیٹھتے۔ مولوی مدن نے کہا کہ میں تو فرش پر نہ بیٹھوں گا۔ حضرت نے فرمایا ان کے لئے اچھا سا پلنگ لاؤ۔ فوراً پلنگ نواڑی لاکر سوزنی تکیہ سے آراستہ کیا۔ مولوی مدن اس پر بیٹھے اور کہا کہ میں آپ کی ملاقات کا بہت مشتاق تھا اور آپ سے گفتگو کرنے کا ارادہ ہے۔ آپ نے پوچھا کس علم میں؟ مولوی مدن نے کہا علم معقولی میں۔ حضرت نے فرمایا ان کو مولوی رفیع الدین کے پاس (حضرت کے چھوٹے بھائی) لے جاؤ۔ مولوی مدن نے کہا کہ میں تو آپ سے گفتگو کرنے کا عزم رکھتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا نہیں ان ہی سے کیجئے۔ بعد اس کے مولوی مدن نے کہا بس معلوم ہوا۔ آپ نے فرمایا کیا معلوم ہوا؟ انہوں نے کہا ایک دفعہ ہماری مجلس میں ذکر تھا کہ شاہ عبدالعزیز منقولی اور معقولی دونوں ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ فقط منقولی ہیں۔ آپ نے فرمایا فقیر سوائے قال اللہ و قال الرسولؐ کے اور گفتگو کرنی بُرا جانتا ہے۔ اگر آپ کا ایسا ہی دل چاہتا ہے تو خیر اچھا شروع کیجئے۔ مولوی مدن بھی بڑے معقولی تھے۔ ان کے نزدیک جو مسئلہ لاینحل تھا بیان کیا۔ جناب مولانا صاحبؒ نے ایسا عمدہ جواب دیا کہ مولوی مدن پلنگ پر سے کود کر دُور جا کھڑے ہوئے اور کہا مجھ سے گستاخی ہوئی۔ اور اس مدن کی عاقبت بگڑ گئی۔ آپؒ نے فرمایا آئیے مولوی صاحب تشریف لائیے۔ انہوں نے کہا مولوی کون ہے۔ میرا رتبہ یہ بھی نہیں ہے کہ جو لوگ آپ کے ہاں آتے ہیں ان کی جوتیاں اتارنے کی جگہ کھڑا رہوں۔ للہ آپ میرا قصور معاف فرما دیجئے۔ غرض بعد معافی قصور فرش پر بیٹھے۔ آپ کی قوتِ حافظہ کا یہ عالم تھا کہ مسٹر ولیم فریزر صاحب بورڈ دہلی نے آکر عرض کیا کہ میں بحکم سرکار ولایت کابل جاتا ہوں۔ حضرت مولانا نے مفصل راستہ کا حال بیان فرمانا شروع کیا۔ فریزر صاحب نے سب حال انگریزی میں لکھ لیا۔ کسی مقام پر بفاصلہ بعید حضرت مولانا صاحب نے چند درخت اور کنواں فرمایا تھا۔ فریزر صاحب جب وہاں پہنچے کنواں نہ تھا۔ لوگوں سے پوچھا انہوں نے ناواقفیت بیان کی۔ بوقت واپسی صاحب موصوف اس جگہ قیام پذیر ہوئے اور موضع کے قریب کے باشندوں سے بلاکر دریافت کیا۔ انہوں نے کنواں بتلایا اور کہا زمین میں دب گیا ہے۔ انہوں نے اس مقام کو کھدوا کر دیکھا تو واقعی کنواں تھا۔ جب یہ دہلی آئے اور جناب مولانا صاحب کے پاس حاضر ہوئے تو عرض کیا جو راستہ میں آپ نے مقام اور نشان بتلائے تھے سب پائے مگر کنواں نہ ملا۔ حضرت نے فرمایا کنواں وہاں ضرور ہے مٹی میں دب گیا ہوگا۔ پھر انہوں نے مفصل حال بیان کیا۔

ایک روز مولانا صاحب نے فرمایا عمر شباب میں مجھ کو ساٹھ ستر ہزار شعر عربی۔ فارسی۔ ہندی کے یاد تھے اب بھی دس گیارہ ہزار یاد ہوں گے۔ ایک مولوی میر صاحب متوطن دہلی دوسرے مولوی دھومن صاحب متوطن رامپور نیاراں ضلع سہارنپور یہ دونوں ظاہر میں کچھ لکھے پڑھے نہ تھے لیکن بہ برکت صحبت جناب مولانا صاحب بڑے

فاضل متبحر تھے۔ نواب مبارک علی صاحب لکھتے ہیں کہ میں نے دونوں کو دیکھا اور وعظ بھی سنا ہے۔ مولوی بیر صاحب سے جو کہتا کہ وعظ سنائیے تو وہ فرماتے اچھا کچھ پڑھو۔ جب کلام مجید سے کچھ پڑھ کر سنایا مولوی صاحب نے اس کا بیان کرنا شروع کر دیا۔ اُس وقت ان کو تمام کلام مجید اور جملہ صحاح ستہ کتابیں حدیث شریف کی سب یاد تھیں اور تمام علوم منقول و معقول و علم و معانی و کلام وغیرہ بیان ہو جاتے تھے اور کسی نے کچھ غلطی سہواً اور قصداً کی تو آپ فرماتے کہ اس میں غلطی ہے۔ معنی درست نہیں ہوتے پھر جو کلام مجید میں دیکھتے تو فی الحقیقت غلطی ہوتی تھی۔ سب حضرت مولنا کی فیضِ صحبت کا کمال تھا۔

جب حضرت مولنا کا اس جہان فانی سے انتقال ہوا کئی دنوں سے کچھ کھانا نہیں کھایا تھا اور مرض کی شدت تھی۔ وعظ کا دن آیا حضرت نے فرمایا مجھ کو کپڑے رکھو جب میں بیان کرنے لگوں تب چھوڑ دیجئو۔ ویسا ہی کیا پھر وعظ فرمانے لگے۔ ہزاروں آدمی جمع ہوتے تھے اور جس قدر آواز اشخاص قریب کے پاس پہنچتی تھی اسی قدر اشخاص بعید کے پاس پہنچتی تھی جو عالم فاضل سمجھتا تھا اسی طرح جاہل سمجھتا تھا۔

راقم (نواب مبارک علیؒ) نے ایک مرتبہ بچشم خود دیکھا ہے کہ دو دکاندار زیور فروش آپس میں کہنے لگے کہ بھائی آج میرا جانا وعظ میں نہیں ہؤا تو گیا تھا؟ بیان فرمایا تھا۔ اس نے کُل حال مفصل بیان کیا۔ بعد اس کے کچھ شعر عربی اور فارسی کے پڑھے اور یہ شعر مشہور

ے من نیز حاضر میشوم تصویر جاناں در بغل

آپنے فرمایا ے من نیز حاضر میشوم تصویر قرآن در بغل

اور بہت شعر ایسے کہ ایک مصرع شاعر کا اور دوسرا اپنا پڑھا کرتے۔ پھر آپنے فرمایا کفن میرا اسی کپڑے کا ہو جو میں پہنتا ہوں۔ کرتا آپ کا دھوتر کا اور گاڑھے کا پاجامہ ہوتا تھا۔ ا[illegible] نماز جنازہ باہر شہر کے ہو اور بادشاہ میرے جنازے پر نہ آوے۔ چنانچہ ایسا ہی ہؤا اور پچپن ۵۵ دفعہ نماز جنازہ ہوئی جوق جوق لوگ آتے تھے اور پڑھتے تھے۔

ملک میں محمدی نظام نافذ کیا جائے

اعلیٰ سرکاری عہدوں سے مرزائیوں کو برطرف کیا جائے۔

قومی اتحاد سے علیحدہ ہونے والی جماعت نے شہیدوں کے خون سے غداری کی ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی، امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام کا حج سے واپسی پر جمعۃ المبارک میں ایمان افروز خطاب

(خانپور) گذشتہ روز شیخ الاسلام حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان نے جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ

احتساب ملک میں محمدیؐ نظام کے نفاذ میں رکاوٹ نہیں ہے۔ اس لئے اگر ملک میں محمدی نظام نافذ کر دیا جائے تو یہ ایک اچھی مثال ہوگی کیونکہ اسلامی نظام میں غربت افلاس کا حل موجود ہے۔ اسلام کے اقتصادی نظام میں یہ بات واضح طور پر موجود ہے کہ ملک کی سرکاری بنجر زمینیں کاشتکاروں میں تقسیم کی جائیں۔ اور یہ بات بھی ہے کہ تقاوی پر دی جانے والی رقومات کھاد بیج وغیرہ سے سود نہیں لیا جائے گا جبکہ ملک میں سود کی لعنت مسلمانوں میں موجود ہے۔

حضرت درخواستی صاحب مدظلہٗ حج بیت اللہ شریف سے واپس تشریف لائے تھے۔ اسی بنا پر مقاماتِ مقدسہ کے فضائل بھی بیان فرمائے اور کہا کہ کتاب اللہ یعنے قرآن مجید کے بعض مشکل مقام ایسے ہیں جو تفسیروں اور مطالعہ سے حل نہیں ہوتے لیکن جب خدا کے گھر کی طرف نگاہ پڑتی ہے تو وہ مشکل مقامات حل ہو جاتے ہیں۔ جو حدیث کے مشکل مقامات مطالعہ سے حل نہیں ہوتے وہ مدینۃ الرسول کے دیکھنے سے حل ہو جاتے ہیں۔ یہ مقاماتِ مقدسہ کی برکت ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دینِ اسلام کی تبلیغ فرمائی اور تبلیغ دین کے سلسلہ میں جو مصائب کفار نے پہنچائے اس کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی حتیٰ کہ دین اسلام کی تبلیغ کے سلسلہ میں آپ کے اوپر اوجھ تک ڈالی گئی۔ آپ نے دندان مبارک شہید کرائے۔ یہ سب کچھ اسلام کی تبلیغ کے لئے ہوا۔ آج اگر اسلامی نظام کے لئے کسی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ شکر کرے کیونکہ تکلیف کا پہنچنا ایمان کی علامت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دین کے بارے میں سب سے زیادہ تکالیف انبیاء علیہم السلام کو پہنچیں۔ جتنا ایمان مضبوط ہوگا مضبوطی ایمان کے مطابق تکالیف کا سامنا کرنا ہوگا۔

جناب امیر مرکزیہ نے فرمایا کہ آج کل بعض لوگ اجتماعی قیادت سے علیحدہ ہونے کی کوشش کر رہے ہیں اور بعض لوگ علیحدہ ہو گئے ہیں۔ جو لوگ علیحدہ ہو گئے ہیں انہوں نے شہیدوں کے خون سے غداری کی ہے۔ ملک میں تحریک نظام مصطفےٰ کا مقصد اسلامی آئین کا نفاذ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس کے لئے مجھے دعوت دی گئی تھی لیکن بوجہ علالت ختم نبوت کانفرنس میں شریک نہیں ہو سکا۔ میں اعلان کرتا ہوں کہ ختم نبوت کے مسئلے پر ہم جانیں قربان کر دیں گے منکرین ختم نبوت جو کہ مرزائی اقلیتی فرقہ ہیں وہ ملک میں سازشیں کرنے میں مصروف ہیں۔ حکومت کو ان کے ہر عمل پر کڑی نظر رکھنی چاہیئے۔

امیر مرکزیہ حضرت درخواستی مدظلہٗ نے مطالبہ کیا کہ جو مرزائی اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں انہیں برطرف کیا جائے۔ (عوام نے تائید کی)۔

حضرت امیر مرکزیہ نے حالیہ مہنگائی پر اظہار تشویش فرمایا اور کہا کہ گندم کو کھلے عام مارکیٹ میں فروخت کیا جائے اور علاقہ خانپور میں جو ڈکیتی ہوئی ہے آپ نے فرمایا اس کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائی جائے کیونکہ یہ ڈاکہ سوچی سمجھی سکیم کا نتیجہ ہے۔ اس میں پس پردہ کوئی مبہت بڑا ہاتھ ہے جس کی وجہ سے دن دہاڑے علاقہ باغ و بہار میں بنک پر ڈاکہ ڈالا گیا۔ حضرت امیر مرکزیہ نے فرمایا کہ مہنگائی صرف عبوری حکومت کو ناکام بنانے کے لئے کی جا رہی ہے اس لئے عبوری حکومت بھی اس طرف توجہ کرے کہ مہنگائی پر کنٹرول کرے۔

انہوں نے فرمایا کہ ملک میں اسلامی نظام نافذ کیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ بیت اللہ شریف اور مقاماتِ مقدسہ میں ملک کی سلامتی و خوشحالی کے لئے دعائیں مانگی گئی ہیں۔

مولانا زاہد الراشدی اور جناب اکرام القادری کا دورہ مردان

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم مولانا زاہد الراشدی اور ہفت روزہ ترجمان اسلام کے مدیر جناب اکرام القادری ۳۱ جنوری بروز منگل اور یکم فروری بروز بدھ ضلع مردان کا تنظیمی دورہ کریں گے اور جمعیۃ کے مقامی رہنماؤں اور کارکنوں سے تنظیمی و سیاسی امور پر تبادلۂ خیالات کریں گے۔ اور ۲ فروری بروز جمعرات تنگی ہشت نگر میں جمعیۃ طلباء اسلام کے تربیتی کنونشن میں بھی شرکت کریں گے۔

مجلس تحفظ حقوق اہل سنت پاکستان کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس

۲۸ جنوری ۱۹۷۸ء بروز ہفتہ صبح ۱۰ بجے دفتر مرکزیہ ملتان میں مجلس تحفظ حقوق اہل سنت پاکستان کی مرکزی شوریٰ کا اجلاس ہو رہا ہے جس میں چاروں صوبوں کے مدعوین شرکت کریں گے۔ صدارت حضرت مولانا خان محمد صاحب، سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ فرمائیں گے۔

احباب توجہ فرمائیں

سید عبدالمجید ندیم جنرل سکرٹری مجلس تحفظ حقوق اہل سنت پاکستان کی ڈائری گم ہو گئی ہے جن حضرات کے ہاں پروگرام ترتیب دیئے جا چکے تھے وہ بذریعہ خط رابطہ قائم کریں۔

مولانا محمد منظور نعمانی
مدیر "الفرقان" لکھنؤ (بھارت)

قسط نمبر (۲)

شیخ محمد بن عبد الوہاب رح اور ہمارے بعض اکابر

جیسا کہ مندرجہ بالا سطور میں عرض کیا گیا تھا کہ شیخ محمد بن عبد الوہاب رح اور ان کے سلسلہ کے بعض دوسرے مصنفین کی کتابوں کا مطالعہ اس عاجز نے کبھی پہلے بھی کیا تھا۔ اب اس مضمون کے لکھتے وقت شیخ موصوف کی اپنی دعوت اخلاص توحید و اتباع سنت کے سلسلہ کی سب سے اہم اور بنیادی تصنیف "کتاب التوحید" اور اسی سلسلہ کے ان کے خاص رسالے کشف الشبہات میں ان کی سوانح حیات اور دعوت سے متعلق متعدد کتابوں کا راقم السطور نے پھر مطالعہ کیا۔ اس عاجز کو اس میں قطعاً شبہہ نہیں کہ جس شخص نے اللہ کی توفیق سے قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توحید خالص کو سمجھا اور اس سے اس کو محبت ہو اور شرک و بدعت اور ان کی تمام شکلوں اور قسموں سے اس کو بغض و عداوت ہو (جو ایک سچے مومن کو ہونی چاہیے) وہ شیخ محمد بن عبد الوہاب رح کی دعوت سے اصولی اور بنیادی طور پر پورا اتفاق کرے گا۔ (اگرچہ بعض جزئیات میں اس کو شدت محسوس ہو اور بعض تفریحات میں رائے کا اختلاف ہو جو اہل حق میں بھی ہو سکتا ہے)

ان کا مسلک اور دین کے بارے میں ان کا طرز فکر بنیادی طور پر وہی ہے جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح اور ان کے تلامذہ حافظ ابن القیم وغیرہ کا ہے اور ہمارے اساتذہ و اکابر کا رویہ ان حضرات کے بارے میں یہ ہے کہ (بہت سے مسائل اور تحقیقات میں اختلاف کے باوجود) ان کو اکابر علماء امت میں شمار کرتے ہیں اور ان کا نام ہمیشہ عزت و احترام سے لیتے ہیں۔

گذشتہ شمارے میں اسی سلسلہ کے مضمون میں "روزنامہ زمیندار لاہور" کے ایڈیٹر مولانا ظفر علی خان مرحوم کے نام حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا جو مکتوب نقل کیا جا چکا ہے اس میں حضرت ممدوح نے شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح اور شیخ الاسلام ابن قیم رح کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ:

"ہمارے علماء کے نزدیک بھی یہ دونوں بزرگ بڑے مرتبہ کے عالم ہیں"

بہرحال شیخ محمد بن عبد الوہاب کا مسلک اور طرز فکر وہی ہے جو ان دونوں بزرگوں کا ہے۔ ان دونوں حضرات کا فقہی موقف اور مسلک جیسا کہ اہل علم کو معلوم ہے یہ ہے کہ یہ حنبلی ہیں، لیکن اگر فقہ حنبلی کے کسی مسئلہ کو یہ حدیث صحیح کے خلاف پائیں تو اس کو چھوڑ کر حدیث کا اتباع کرتے ہیں۔ یہی مسلک اور موقف شیخ محمد بن عبد الوہاب رح کا ہے جس کی انہوں نے اپنی تصانیف میں بار بار تصریح کی ہے۔ اصولی طور پر یہ بعینہ وہ طرز فکر اور طرز عمل ہے جو ہندوستان کے ہمارے اکابر علماء حنفیہ میں استاذ الاساتذہ حضرت شاہ ولی اللہ رح کا ہے (جو شیخ بن عبد الوہاب رح کے معاصر بھی تھے[۱]) جیسا کہ ہر شخص کے علم میں بھی ہے جس نے شاہ صاحب کی تصانیف "حجۃ اللہ البالغہ" "عقد الجید" اور "الانصاف" وغیرہ کا مطالعہ کیا ہے۔

شیخ محمد بن عبد الوہاب اور ان کی دعوت کے خلاف جس پروپیگنڈے اور بہتان تراشی کی جس مہم کا ذکر اس سلسلہ کی گذشتہ قسطوں میں کیا جا چکا ہے اس کا سلسلہ ان کی حیات ہی میں شروع ہو گیا تھا۔ اور انہوں نے ایک سچے مومن اور داعی کی طرح خود اس کی تردید کی تھی۔ اس سلسلہ میں ان کے متعدد خطوط ان کی سوانح کی کتابوں میں محفوظ ہیں ان کی آخری عمر میں وفات سے دو سال پہلے (۱۲۰۴ھ میں) اس وقت کے شریف مکہ غالب بن سعد نے اس زمانہ کی سعودی حکومت (درعیہ) کے حکمران عبد العزیز بن سعود کو لکھا کہ آپ اپنی جماعت کے کسی نمایندہ عالم کو بھیجیے جو آپ لوگوں کی (یعنی شیخ محمد بن عبد الوہاب رح اور ان کی جماعت کی) دعوت اور مسلک کی وضاحت کر سکے۔ یہاں کے علماء سے اس موضوع پر گفتگو کرے تو شیخ محمد بن عبد الوہاب نے اپنے ایک معتمد شاگرد شیخ عبد العزیز الحصین کو بھیجا اور مکہ مکرمہ کے علماء کرام کے نام خط لکھ کر بھی ان کو دیا۔ اس مکتوب کے چند فقرے یہ ہیں: بسم اللہ اور خطاب تکریم کے بعد لکھتے ہیں:

سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ
اما بعد فقد جری من الفتنۃ
ما بلغکم و بلغ غیرکم وسببہ لکم
بنیان فی ارضنا علی قبور الصالحین
و مع ھذا نہیناھم عن دعوۃ
الصالحین و امرناھم باخلاص
الدعا للہ فلما اظہرنا ھذہ
المسئلہ مع ما ذکرنا من ہدم
البناء الذی علی القبور کبر علی
العامۃ و عاضدھم بعض
من یدعی العلم لاسباب لا
تخفی علی امثالھم فاشاعوا عنا
انا نسب الصالحین و انا علی
غیر جادۃ العلماء و رفعوا الامر
الی المشرق و مغرب و ذکروا عنا

۱؎ حضرت شاہ ولی اللہ رح کی ولادت ۱۱۱ھ میں ہوئی اور ۱۱۷۶ھ میں وفات پائی اور شیخ محمد بن عبد الوہاب رح کی ولادت ۱۱۱۵ھ میں ہوئی اور ۹۶ سال سے زائد عمر پا کر ۱۲۰۶ھ میں وفات پائی۔

اشیاء یستحی العاقل من
ذکرها و انا اخبرکم بما نحن
فیه .... فنحن ولله
الحمد متبعون لا مبتدعون
علی مذهب الامام احمد
بن حنبل .... و انا
اشهد الله والملائکة و
اشهدکم انی علی دین الله
و رسوله وانی متبع لاهل
العلم ـ

"محمد بن عبدالوہاب" لاحمد عبدالغفور عطار
طبع بیروت صـ ۱۷۴، ۱۷۵

ترجمہ: آپ حضرات پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں۔ ہمارے بارے میں جو فتنہ اور شورش بپا ہے اس کی اطلاع آپ حضرات کو اور دوسرے حضرات کو پہونچ چکی ہے اور اس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ ہم نے اپنے علاقہ نجد میں بزرگوں کی قبروں پر بنے ہوئے قبوں کو گرایا اور اسی کے ساتھ ہم نے لوگوں کو سختی سے منع کیا کہ (وہ اپنی حاجتوں اور ضرورتوں میں) بزرگوں سے دعا کریں اور ان سے مانگیں اور ہم نے ان کو اس کا حکم دیا کہ وہ صرف اللہ ہی سے دعا کریں اور اسی ہی کو پکاریں تو جب ہم نے اس سلسلہ کا اعلان و اظہار کیا او قبے گرانے کا عمل کیا تو (جاہل) عوام ہماری اس بات اور ہمارے اس عمل سے بہت برہم اور بڑا فروختہ ہوئے۔ بعض مدعیان علم نے بھی ان اسباب و وجوہ سے جو آپ جیسے حضرات سے مخفی نہیں ہوں گے) ان کا ساتھ دیا، اور ہمارے بارے میں پروپیگنڈہ کیا کہ ہم بزرگوں کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرتے ہیں اور ہمارا مسلک اور طریقہ جمہور علماء امت کے خلاف ہے (اور ہم نے کوئی نیا مذہب نکالا ہے) اور انہوں نے مشرق و مغرب میں اس بات کو خوب پھیلایا اور ہمارے بارے میں ایسی بے ہودہ باتیں کہیں جن کو زبان پر لانے سے بھی ہر ہوش مند کو شرم آئے۔ اور میں آپ حضرات کو بتلاتا ہوں کہ ہم لوگ الحمد للہ ائمہ سلف کے متبع ہیں کوئی نیا طریقہ اور نئی بدعت نکالنے والے نہیں ہیں۔ ہم امام احمد بن حنبلؒ کے طریقہ پر ہیں .... اور میں اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور آپ حضرات کو بھی اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ میں اللہ اور اس کے رسول کے دین پر ہوں۔ اور علماء سلف کا متبع ہوں۔"

اسی طرح کا شیخ کا ایک دوسرا مکتوب ہے جو ایک معاصر علامہ عراقی عبدالرحمن سویدی کے مکتوب کے جواب میں لکھا ہے۔ اس کے چند فقرے یہ ہیں:

انی ولله الحمد متبع
ولست بمبتدع عقیدتی
و الذی ادین الله به
هو مذهب اهل السنة
والجماعة الذی علیه
ائمة المسلمین مثل
الائمة الاربعة و
اتباعهم ....

"میں الحمد للہ! ائمہ سلف کا متبع ہوں مبتدع (دین میں نئی بات نکالنے والا) نہیں ہوں، میرا عقیدہ اور دین جو میں اللہ کے دین کی حیثیت سے اختیار کیے ہوئے ہوں وہ اہل السنت والجماعت کا وہی طریقہ ہے جو امت کے ائمہ مثلاً ائمہ اربعہ اور ان کے متبعین کا مسلک اور طریقہ ہے۔"

اسی مکتوب میں آگے ہے:

و منها ما ذکرتم انی اکفر جمیع
الناس الا من اتبعنی و ازعم
ان انکحتهم غیر صحیحة
و یا عجبا کیف یدخل
هذا فی عقل عاقل هل
یقول هذا مسلم ......
و کذالك قولهم انه یقول
لو اقدر علی هدم قبة
النبی صلی الله علیه وسلم
لهدمتها ـ

اور ہم پر جو بہتان لگائے گئے ہیں ان میں سے ایک وہ ہے جس کا آپ نے بھی ذکر کیا ہے کہ میں اپنے متبعین اور پیروکاروں کے سوا اور سب لوگوں کو کافر قرار دیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ (کافر ہونے کی وجہ سے) ان کے نکاح بھی درست نہیں ہیں .... یا للعجب! یہ باتیں کسی عقل والے کی عقل میں کیسے آسکتی ہیں کیا کوئی مسلمان ایسی بات کر سکتا ہے .... اسی طرح ان کا یہ ایک عظیم بہتان ہے کہ میں کہتا ہوں کہ اگر میرے لیے امکان ہو اور میرا قابو چلے تو میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قبہ کو بھی ڈھا دوں۔

آخر میں اسی مکتوب میں لکھتے ہیں:

والحاصل ان ما ذکر عنا
من الاسباب غیر دعوة
الناس الی التوحید والنهی
عن الشرك فکله من
البهتان ـ

"محمد بن عبدالوہاب" (صـ ۱۷۴، ۱۷۵)

حاصل کلام یہ کہ توحید خالص کی دعوت اور شرک سے لوگوں کو منع کرنے اور روکنے کے علاوہ مخالفت کے جو اسباب اور وجوہ ذکر کیے گئے وہ سب سراسر افتراء و بہتان کے قبیل سے ہیں۔"



اس طرح کے مضامین شیخ کے دور کے مکاتیب اور مراسلات میں بھی ہیں جن کے سوانح نگاروں نے نقل کیے ہیں، ان کی دعوت و مسلک کی وضاحت اور بہتانوں کی تردید میں بہت اہم اور جامع اور واضح رسالہ وہ ہے جو ان کے بیٹے شیخ عبداللہ نے اس وقت لکھا جب ۱۲۱۸ھ میں اس وقت کی سعودی حکومت کا پہلی دفعہ مکہ معظمہ پر اقتدار قائم ہوا۔ اس رسالے میں اس واقعہ کی پوری رُوداد بھی ہے اور اپنی دعوت و مسلک کی وضاحت بھی اور جیسا کہ عرض کیا گیا کہ بہتانوں کی تردید بھی۔ ہم اس کے چند اقتباسات کا صرف ترجمہ ذیل میں درج کرتے ہیں:

"ہم نے انہیں بتایا کہ اصول دین میں (یعنی ایمانیات و اعتقادیات) میں ہمارا مسلک اہل سنت والجماعت کا مسلک ہے۔ اور ہمارا طریقہ ائمہ سلف کا طریقہ ہے... اور فروع میں (یعنی فقہی مسائل میں) ہم امام احمد بن حنبل کے مذہب پر ہیں اور جو کوئی ائمہ اربعہ میں سے کسی کی تقلید کرے ہم اس پر نکیر نہیں کرتے اور ہم اپنے کو اجتہاد مطلق کا مستحق نہیں سمجھتے اور نہ ہم سے کسی کو اس کا دعویٰ ہے، لیکن ہاں اگر کسی مسئلہ میں ہمیں حنبلی مذہب کے (کسی مسئلہ کے) خلاف صاف صریح غیر منسوخ نص کتاب اللہ یا سنت رسول کا مل جائے اور ائمہ اربعہ میں سے کوئی اس کا قائل ہو تو ہم اسی کو اختیار کر لیتے ہیں اور ایسا علماء متقدمین میں بھی ہوتا رہا ہے۔"

(ص ۳۹،۳۸)

"اور لوگوں کو حق سے دور رکھنے اور ہمارے بارے میں گمراہ کرنے کے لیے جو جھوٹے بہتان ہم پر لگائے جاتے ہیں.....

... مثلاً" یہ کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین و تنقیص کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ وہ اپنی قبر میں بوسیدہ ہڈیاں (گویا مٹی) ہو چکے ہیں اور یہ کہ اب ان سے ہمارے ہاتھ کی لاٹھی زیادہ نافع اور کارآمد ہے اور یہ کہ ہمیں ان کی شفاعت سے انکار ہے اور ان کی زیارت ہمارے نزدیک غیر مستحسن ہے، اور ہم اگلے علماء کی کتابوں کو قابل اعتبار نہیں سمجھتے اور ان کو تلف کرتے ہیں اور یہ کہ ہم مجسمہ ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ کو ایک جسمانی ہستی مانتے ہیں) اور یہ کہ ہم اپنے مسلک کے لوگوں کے علاوہ سارے مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں اور اس بنا پر ہر بیعت کرنے والے سے اقرار کراتے ہیں کہ وہ اب تک مشرک تھا اور اس کے ماں باپ بھی مشرک تھے اور وہ شرک ہی کی حالت میں مرے اور یہ کہ ہم رسول اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے سے منع کرتے ہیں.......

..... وغیرہ وغیرہ........ تو ان سب بہتانوں کے بارے میں (قرآن پاک کے الفاظ میں) ہمارا جواب یہ ہے کہ: **سبحانک ھذا بھتان عظیم**"

(ص ۴۰، ۴۱)

چند سطر کے بعد آگے لکھتے ہیں:

ہمارا عقیدہ اور ایمان ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم کا درجہ اور مرتبہ تمام مخلوقات میں سب سے اعلیٰ و افضل ہے اور آپ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ یہ حیات "برزخی حیات" اور شہداء کرام کی حیات سے زیادہ بلند درجہ کی ہے، کیونکہ بلاشک وشبہ آپ تمام شہداء سے افضل ہیں اور آپ سلام عرض کرنے والے کا سلام سنتے ہیں اور آپ کی زیارت مسنون ہے، لیکن (شد رحال کی ممانعت کی مشہور حدیث کے پیش نظر صحیح طریقہ یہی ہے کہ) مسجد نبوی کی حاضری اور اس میں نماز ادا کرنے کی نیت سے سفر کیے اور اگر اس کے ساتھ زیارت کا مقصد بھی شامل کرلے تو کوئی حرج نہیں اور جو کوئی اپنا قیمتی وقت آپ پر درود شریف پڑھنے میں صرف کرے تو اس کو دنیا اور آخرت کے لیے سعادت و خوش بختی حاصل ہوگی۔ اور اس کے سارے فکر و غم اور پریشانیوں کے لیے وہی کافی ہوگی جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔"

(ص ۴۱)

"اور ہم اولیاء اللہ کی کرامات کے منکر نہیں اور ان کا جو خاص مرتبہ اور مقام ہے ہم اس کے معترف ہیں۔ اسی کے ساتھ ہمارا عقیدہ ہے ______

______ کہ وہ کسی قسم کے عبادت کے مستحق نہیں ہیں نہ زندگی میں نہ بعد الموت، ہاں! زندگی میں ان سے (بلکہ ہر مسلمان سے) دعا کی درخواست کی جا سکتی ہے۔"

(ص ۴۱)

چند سطر کے بعد آگے لکھتے ہیں:

"اور ہم اس کے قائل ہیں کہ قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہوگی اور اسی طرح دیگر انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ اور اولیاء اللہ اور معصوم بچوں کی شفاعت ہوگی جیسا کہ احادیث صحیحہ میں وارد ہوا ہے، اور ہم اس شفاعت کا سوال اللہ تعالیٰ سے کرتے ہیں اور الحاح و تضرع کے ساتھ عرض کرتے ہیں: "اے اللہ! قیامت کے دن ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ہمیں نصیب فرما اور ہمارے بارے میں آپ کی شفاعت قبول فرما" اسی طرح ہم اللہ کے نیک بندوں اور فرشتوں کی شفاعت کے بارے میں بھی اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں.......... بس یوں نہ کہا جائے کہ اے اللہ کے رسول! یا اے اللہ کے ولی! آپ سے شفاعت کا سوال کرتا ہوں' یا یہ کہ آپ میری مدد اور دستگیری فرمائیں، مجھے بیماری سے شفا عطا فرمائیں (وغیرہ وغیرہ) کیوں کہ یہ سب شرک کے اقسام میں سے ہے۔"

(ص ۴۲)

مصنف نے اسی مسئلہ سے متعلق (یعنی رسول اللہ صلی اللہ سے شفاعت کا سوال، ایک قسم کا شرک ہونے سے متعلق خود ہی سوال اٹھایا ہے) کہ کوئی کہ

سکتا ہے کہ تمہارے اس اصول پر تو امت کی غالب اکثریت مشرک و کافر ٹھہرے گی، خصوصاً وہ تمام علماء متاخرین اس کی زد میں آئیں گے جنہوں نے زیارتِ نبوی کے بیان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کا سوال کرنے کو مندوب و مستحسن کہا اور لکھا ہے۔

اس کے جواب میں مصنف نے جو کچھ لکھا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ:

ان حضرات سے علمی اور اجتہادی غلطی ہے۔ ان پر مسئلہ واضح نہیں ہو سکا، اس لیے وہ معذور ہیں ——— (تلک امة قد خلت) ہم شرک و کفر کا حکم اس صورت لگائیں گے جب کتاب و سنت کے نصوص سے مسئلہ کسی شخص پر مکمل طور پر واضح ہو جائے اور وہ از راہِ عناد و استکبار پھر بھی اس کو قبول نہ کرے اور اپنے مشرکانہ طریقہ پر مُصر رہے۔

اس کے آگے مصنف پھر خود سوال اٹھاتے ہیں کہ اگر کوئی کہنے والا کہے کہ تم ان علماء کے بارے میں کیا کہتے ہو جنہوں نے اپنی تصانیف میں اس مسئلہ پر تفصیلی بحث کی ہے اور سوال شفاعت کے جواز، بلکہ استحسان و استحباب پر دلائل قائم کیے ہیں اور وہ اس مسئلہ سے متعلق ائمہ متقدمین کی ان تصریحات سے بھی واقف و باخبر تھے (جن کا آپ لوگ حوالہ دیتے ہیں) اس کے باوجود وہ اپنے مسلک پر قائم رہے اور اسی حال میں دنیا سے گئے؟

مصنف نے اس کے جواب میں جو کچھ لکھا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ ہم ان کو بھی معذور سمجھتے ہیں۔ ان سے مسئلہ سمجھنے میں غلطی ہوئی اور وہ اسی حالت میں رہے اور اسی حال میں دنیا سے گئے .... اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ جمہور اہل سنت مانتے ہیں کہ حضرت علی مرتضیٰ کے خلاف حضرت امیر معاویہ کا اقدام شرعاً غلط اور معصیت تھا، لیکن چونکہ اس کی بنیاد اجتہادی غلطی پر تھی اس لیے ہم ان کو معذور سمجھتے ہیں، بلکہ ان کو اجتہاد کے ایک اجر کا مستحق سمجھتے ہیں، حالانکہ اپنی اس غلطی سے انہوں نے کبھی رجوع نہیں کیا۔ اس پر قائم رہے اور دنیا سے اسی حالت میں چلے گئے اور یہ اہل سنت کا مشہور متفقہ مسلک ہے۔ (ص ۴۴ و ۴۵)

اسی سلسلے میں مصنف آگے لکھتے ہیں:

اور ہم کسی ایسی شخصیت کی تکفیر نہیں کرتے جس کے تدین اور اصلاح و تقویٰ اور زہد و حسن سیرت کی شہرت ہو اور جس نے تعلیم و تدریس یا تصنیف و تالیف وغیرہ کے ذریعہ دین و علم دین اور امتِ مسلمہ کے لیے جان کھپائی ہو، اگرچہ اس سوالِ شفاعت کے مسئلہ میں یا اس طرح کے کسی اور مسئلہ میں اس سے خطا اور غلطی ہوئی ہو جیسے ابن حجر ہیثمی مکّی (شافعی) انہوں نے اپنی کتاب "الدر المنظم" میں (ان مسائل میں ہمارے مسلک کے خلاف) جو کچھ لکھا ہے اس سے واقف ہونے کے باوجود ہم ان کی وسعتِ علم کے معترف ہیں۔ ان کی کتابیں —— : "شرح اربعین" اور "الزواجر" وغیرہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور مطالعہ کا اہتمام کرتے ہیں، ان کی نقل پہ اعتماد کرتے ہیں۔ وہ ہمارے نزدیک قابلِ اعتماد و اکرام علماء امت میں سے ہیں۔" (ص ۴۶)

اس رسالہ کے آخری حصہ میں اپنا مسلک واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اور ہمارے نزدیک شیخ الاسلام ابن القیمؒ اور ان کے استاذ (ابن تیمیہؒ) اہل حق، اہل سنت کے امام و پیشوا ہیں اور ان دونوں بزرگوں کی کتابیں ہمیں نہایت عزیز ہیں لیکن ہم ہر مسئلہ میں ان کے بھی مقلد اور پیرو نہیں ہیں .... اور متعدد مسائل میں ان سے ہمارا اختلاف معلوم و معروف ہے۔ منجملہ ان کے ایک مجلس کی تین طلاقوں کا مسئلہ ہے اس میں ہم (ان دونوں بزرگوں کی تحقیق کے خلاف) ائمہ اربعہ کے متفقہ مسلک کا اتباع کرتے ہیں ..... اور بھی ایسے متعدد مسائل ہیں۔" (ص ۴۹)

اور رسالے کی آخری سطروں میں فرماتے ہیں، اور اسی پر رسالہ ختم ہے۔:

اور ہم طریقہ صوفیہ اور تزکیہ باطن کی کوشش کے بھی منکر نہیں ہیں، بشرطیکہ اس راہ کا سالک شریعت و سنت کا پابند و پیرو ہو۔ لیکن ہم ان لوگوں (صوفیہ) کے اقوال و افعال میں زبردستی کی تاویلیں نہیں کرتے۔ ——— اور ہم اپنے تمام امور میں صرف اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور بھروسہ کرتے ہیں اور صرف اسی سے مدد چاہتے ہیں۔ (اس کے سوا کسی کو بھی مددگار و کارساز نہیں سمجھتے) وھو حسبنا ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم (ص۵۰ الھدیۃ السنیۃ)

یہاں تک شیخ محمد بن عبدالوہابؒ اور ان کے فرزند شیخ عبداللہ کی تحریروں کے جو اقتباسات پیش کیے ان سے ان کی دعوت "اخلاصِ توحید" اور ان کا مسلک بھی معلوم ہو جاتا ہے اور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے ان کے بارے میں جو لکھا ہے کہ:

"ان کے عقاید عمدہ تھے اور وہ حنبلی المذہب تھے"

اس کا ثبوت بھی سامنے آ جاتا ہے ——— حضرۃ مولانا نے اسی فتوے میں ان کے مزاج کی شدت اور ان کی جماعت کے کچھ لوگوں میں فساد آ جانے کا جو ذکر کیا ہے اس کے بارے میں ان شاء اللہ آئندہ قسط میں عرض کیا جا سکے گا۔ جو غالباً اس سلسلہ کی آخری قسط ہوگی۔ واللہ الموفق للصواب والدار۔ باقی

(بشکریہ ماہنامہ الفرقان لکھنؤ)

۱؎ شیخ عبداللہ بن الشیخ محمد بن عبدالوہابؒ کے جس رسالے سے یہ اقتباسات یہاں نقل کیے گئے ہیں وہ شیخ محمد بن عبدالوہابؒ کی دعوت و مسلک سے متعلق چند رسائل کے اس مجموعہ میں شامل ہے جو "الھدیۃ السنیۃ" کے نام سے شائع ہوا ہے میرے سامنے اس کا وہ ایڈیشن جو ۱۳۴۴ھ میں مشہور مصری عالم علامہ رشید رضا ایڈیٹر "المنار" کے حواشی کے ساتھ "المنار" مصر سے شائع ہوا تھا اسی کے صفحات کا حوالہ دیا گیا ہے۔

محمود عارف سمن آباد لاہور

احتساب پہلے یا انتخاب؟

ایک سیاسی جائزہ

پاکستان کی حالیہ سیاست جو زیادہ تر سیاسی رہنماؤں کے قرب و جوار بند کمروں اور اخبارات و رسائل کے کالموں میں اپنے عروج و زوال کی داستانیں دہراتی نظر آتی ہے، اسی نکتہ اور اسی سوال کے گرداگرد گھومتی دکھائی دیتی ہے کہ انتخابات پہلے ہوں یا احتساب؟

سیاسی پلیٹ فارم سے دو طرح کی آراء سامنے آتی ہیں۔ جہاں تک مرحومہ پی پی پی کی باقی ماندہ لیڈرات اور لیڈران کا تعلق ہے وہ تو سرے سے ہی اس قاعدہ اور کلیہ کے خلاف ہیں۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ اگر ۴۷ء سے لے کر ۷۱ء تک کسی کا احتساب نہیں ہوا تو پھر ہمارا احتساب کیوں ہو، اگر ایوب خان اور جنرل یحییٰ کا مواخذہ نہیں ہوا تو پھر بھٹو کا کیوں ہو؟ لیکن دنیا جانتی ہے کہ یہ بات تو ایسی ہی ہے کہ ایک چور جب پکڑا جائے تو وہ کہے کہ فلاں فلاں چوروں کو کیوں نہیں پکڑا گیا، ویسے بھی چور کب چاہتا ہے کہ اس کا محاسبہ ہو، لیڈر کب خواہش کرتا ہے کہ اس پر مقدمہ چلایا جائے، قاتل کب مانتا ہے کہ اسے تختہ دار پر لٹکایا جائے۔

البتہ پی این اے کے تمام لیڈر، اصولی طور پر اس مسئلے کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔ البتہ جہاں تک تقدم و تاخر کا تعلق ہے اس سلسلے میں یہ محترم لیڈران کرام دو قسم کی آراء رکھتے ہیں، بعض جلیل القدر رہنما انتخاب کو اور بعض احتساب کو اولیت دینے پر مصر ہیں، اس سلسلے میں عوام الناس بھی جو عام طور پر سیاسی رہنماؤں کے خیالات ہی کا عکس ہوتے ہیں۔ ملی جلی آراء رکھتے ہیں۔

جہاں تک مارشل لاء انتظامیہ کے کار پردازوں کا تعلق ہے وہ بھی احتساب اور انتخاب دونوں کی اہمیت و افادیت پیش نظر رکھتے ہیں۔ البتہ ان کا کہنا یہ ہے کہ جب تک احتساب نہ ہو انتخاب بلا فائدہ ہے۔ گندے اور فاسد مواد کو نکالے بغیر مریض کو آزادی نہیں دی جا سکتی۔

ہم اس مسئلے کی اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالنے کے ساتھ اس کے عواقب و نتائج پر بھی نظر ڈالتے ہیں۔

پاکستان کی تاریخ میں یہ مسئلہ بہت اہمیت رکھتا ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ کسی حکمران اور اس کے حواریوں کا باقاعدہ احتساب شروع کیا گیا۔ ورنہ آج تک تو یہی ہوتا آیا ہے کہ ہر لیٹرے نے اپنے سے سابقہ لیٹرے کو تحفظ فراہم کیا۔ ہر حکمران نے جو خود بباطن چور تھا اپنے سے پیشتر حکمران کی ستر پوشی کی! حکومتیں بدلیں، حکمران تبدیل ہوئے۔ نئی پارٹیاں برسر اقتدار آئیں۔ مگر نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات والا رہا۔ ہر نئے آنے والے نے ملک و ملت کو اتنا لوٹا کہ لوگ اس سے پہلے حکمران کو محسن گمان کرنے لگے۔ ایوب خان کے بعد یحییٰ خان آئے تو ایوب خان غنیمت جانے گئے اور پھر جناب بھٹو صاحب نے وزارت کی کرسی کو اپنے سیاہ کارناموں سے داغدار کیا تو لوگ ایوب خان مرحوم کو اپنا عظیم محسن خیال کرنے لگے۔ آخر ایسا کیوں ہوا؟ کیوں ہوتا آیا؟ ہمارے ہمسائے بھارت میں جہاں پر اکثریت ہندوؤں اور غیر مسلموں کی ہے، ایسا کیوں نہیں ہوا۔ امریکہ اور یورپین ممالک میں جہاں کی بیشتر آبادی عیسائیوں پر مشتمل ہے ایسا کیوں نہ ہوا؟ چین اور روس میں جہاں زیادہ تعداد بدھسٹوں یا دہریوں کی ہے، ایسا کیوں نہ ہو سکا؟ اور پاکستان کی سرزمین میں جہاں اللہ کے فضل و کرم سے زیادہ آبادی اللہ کے نام لیواؤں اور محمد عربی کے کلمہ پڑھنے والوں کی ہے وہاں ایسا کیوں ہوا اور ہوتا آیا؟

اس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہے کہ یہاں پر حکمرانوں کے احتساب کے مسئلہ کو نہ اپنایا گیا اور نہ اس کے لیے ذہن سازی کی گئی۔ عوام کے ذہنوں پر یہ تاثر بٹھانے کی کوشش کی گئی کہ حکمران مافوق الفطرت ہستیاں ہوتے ہیں، ان پر نکتہ چینی کرنا کوئی اچھا جذبہ نہیں۔ نتیجتہً حکمرانوں نے بے خوف اور پوری طرح نڈر اور بے باک ہو کر عیاشیاں کیں۔ ملک کو دلیر ہو کر لوٹا اور اس نظریئے سے لوٹا کہ :

بابر بہ عیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

جب کبھی عوام میں بے چینی یا اضطراب کی کیفیت دیکھی تو اسے فنکارانہ سحر کاری سے پنپنے سے پہلے ہی مٹا دیا گیا۔ یعنی : ؎

نیند سے بیدار ہوتا ہے ذرا محکوم اگر
پھر سلا دیتی ہے اسکو حکمران کی ساحری

اسی ساحری اور فسوں کاری نے جو سامری کی سحر کاری سے زیادہ سخت اور زیادہ بھیانک تھی ہماری قوم کی اجتماعی تباہ کاری کے لیے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ انسانی مجسموں کو جو عام طور پر انسانی صفات اور عاقلانہ بصیرت سے تہی ہوتے ہیں پوجنے پر مجبور کیا گیا۔ درندہ صفت انسانوں نے اقتدار کی کرسی پر مسلط ہو کر دونوں ہاتھوں سے ملک و قوم کو برباد کیا۔

سیاست آج تک ناپختہ کار اور ناتجربہ کار لوگوں کی رہینِ منت رہی ہے

اس تمام صورت حال کی ایک وجہ تو احتساب کے عمل کو جاری نہ کرنا اور نہ اپنانا ہے اور ایک دوسری وجہ جہاں تک میری ناقص رائے کا تعلق ہے یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ہماری سیاست آج تک ناپختہ کار اور ناتجربہ کار لوگوں کی رہین منت رہی ہے ہمارے وہی حکمران بنتے آئے ہیں جنہوں نے ملکی آزادی اور قومی اقدار کی بحالی کے لیے کوئی آزمائش اور کوئی امتحان پاس نہ کیا تھا۔ مسلم لیگ کی ابتدائی قیادت سے لے کر پی پی پی کے دور حکومت تک جن لوگوں کو ملکی سطح پر عروج حاصل ہوا وہ وہی لوگ تھے جنہیں مخصوص حالات نے ہنڈیا کے جوش کی طرح سیاست کے اسٹیج پر ابھار دیا۔ ورنہ ان کا سیاسی پس منظر کچھ نہ تھا۔ انہیں عملی سیاست کا نہ کوئی تجربہ تھا اور نہ ہی کوئی علم۔ صرف چند گرما گرم اور جوشیلے نعرے تھے جن کی بنا پر انہیں وقتی سی کامیابی حاصل ہو گئی سیاست کی اس ناپختگی نے ہمارے ملک کو بے حد نقصان پہنچایا۔ دوسری طرف جو لوگ سیاست کا طویل تجربہ رکھتے ہیں انہیں یہ کہ کر نظر انداز کیا جاتا ہے کہ یہ تو قدامت پرست اور شکست خوردہ لوگ ہیں اور چونکہ کسی کو احتساب کا کوئی خوف نہ تھا۔ اس لیے جوانی اور ناپختہ پن کے علاوہ بے خوفی کو بھی شامل کر لیجیے۔ ان تمام عوارض و اسباب نے مل جل کر جو کام کر دکھایا وہ سامنے ہے، ملک کا نصف حصہ الگ ہو چکا ہے اور باقی کے نصف کو بھی ہمارے لیے سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے۔

یہاں تک تو احتساب اور اس کی افادیت کی بات تھی، لیکن احتساب اور مواخذہ کے عمل کو طویل اور لامتناہی عرصے تک جاری رکھنا، اور ملک کے قانونی، انتظامی اور جمہوری اداروں کو کلی طور سے معطل کر دینا بھی کوئی اچھی سیاست نہیں ہے۔

اس لیے اگر مولانا مفتی محمود صاحب اور پروفیسر غفور احمد صاحب یا بعض دیگر پاکستان قومی اتحاد کے لیڈر یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ احتساب کا عمل ایک محدود عرصے تک مکمل ہو جانا چاہیے اور اس کے فوری بعد منصفانہ اور عادلانہ انتخابات کے ذریعے جمہوری اداروں کو بحال کر دینا چاہیے تو وہ اپنے اس مطالبے میں حق بجانب ہیں۔

ملک کسی شخص کی اپنی جاگیر نہیں ہے۔ مارشل لاء کی طوالت کسی ملک اور قوم کے لیے سود مند نہیں ہو سکتی۔ مارشل لاء تو ایک ناگزیر اپریشن کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر اس اپریشن کے ذریعے گندے اور فاسد مواد کو خارج کر دیا جائے تو باقی جسم کے صحت مند ہونے اور تندرستی کی بحالی میں کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا۔!

اور پھر مریض کو جب چاروں شانے چت لٹا لیا جائے تو ڈاکٹروں کو چاہیے کہ وہ جلد سے جلد اپنے اس اپریشن کے عمل سے فارغ ہو جائیں کیونکہ ڈاکٹروں کو صرف اپریشن ہی نہیں کرنا ہوتا اور بھی بہت سے ہاسپٹل جاب (HOSPITAL JOB) کرنے ہوتے ہیں۔

مارشل لاء انتظامیہ کو بھی یہی چاہیے کہ وہ جلد از جلد اس ناگزیر عمل سے فراغت حاصل کر لے آخر کب تک اس ملک کے جمہوری اداروں کو بند رکھا جا سکتا ہے۔؟ کب تک یہ گو مگو کی سیاست کام دے سکتی ہے؟ کب تک اس صورت حال کو برداشت کیا جا سکتا ہے۔؟

مارشل لاء انتظامیہ کے سربراہ جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کئی بار اس بات کی یقین دہانی کرا چکے ہیں کہ وہ ضرورت سے زیادہ ایک دن کی بھی تاخیر روا نہیں رکھنا چاہتے۔ بذات خود جنرل صاحب یہ چاہتے ہیں کہ یہ کام جلد سے جلد انجام پذیر ہو جانا چاہیے۔ جنرل صاحب جو ایک سلجھے ہوئے دل و دماغ کے مالک اور ایک مومن انسان ہیں ان کی نیت کی پاکیزگی میں شبہ نہیں کیا جا سکتا، مگر صورت حال میں مسلسل تاخیر اور مسلسل التواء بہت سی افواہوں کو جنم دے سکتا ہے۔ بہت سے لوگوں کا کہنا تو یہ ہے کہ شیر اپنے شکار کو کسی کے حوالے نہیں کرتا، مگر ہم جانتے ہیں کہ شیر کبھی جھوٹا اور باسی گوشت نہیں کھاتا۔

قومی اتحاد کے رہنما انتہائی اعلیٰ دماغی صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ یہ صورت حال ان سے مخفی نہیں ہو سکتی۔ وہ ایک طرف احتساب کی افادیت بھی جانتے ہیں، دوسری طرف انہیں مارشل لاء کی طوالت سے پیدا ہونے والی مشکلات کا بھی علم ہے۔ مگر ہم ان رہنماؤں کی خدمت میں مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں کہ اس سلسلے میں ان کا جو بھی نقطہ نظر ہو وہ متفق اور متحدہ ہو۔ یہ نہ ہو کہ ایک لیڈر کچھ کہے اور دوسرا اس کے برخلاف کچھ اور ہی بیان بازی کرتا رہے۔

بیان بازی ویسے بھی مضر صحت ہے۔ مگر خاص کر ایک ایسے مسئلے کے بارے میں جو پاکستان کے مستقبل کی اساس ہے، اور بھی تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے۔

الطاف حسین

پیپلز پارٹی کے سیاہ دور کی چند جھلکیاں

"یہ مفتی محمود کا خاص آدمی ہے اسے قتل کردو" پیرزادہ نے اپنے غنڈوں کو حکم دیا۔

میری ڈاڑھی نوچ کر انہوں نے حقارت سے کہا کہ اپنے خدا کو مدد کے لئے بلاؤ

پولیس افسر ہماری طرف متوجہ ہونے کی بجائے پیرزادہ کے ساتھ کار میں بیٹھ کر روانہ ہوگیا۔

ظلم و بربریت کا ایک بھیانک واقعہ • صبر و استقامت کی زندہ جاوید داستان

مولانا قطب الدین ناظم اعلیٰ جمعیت علمائے اسلام کراچی شرقی انتہائی شریف النفس، ملنسار اور با اخلاق انسان ہیں۔ دوست دشمن ان کی عزت کرتے ہیں اور جمعیت میں انکا ایک خاص مقام ہے۔ گذشتہ سال مارچ کے الیکشن کے لئے کراچی سے باقاعدہ انتخابی مہم شروع ہوئی تو مولانا محمد ذکریا کے حلقہ سے سابق مرکزی وزیر پیرزادہ (جو کہ مولانا کا مد مقابل تھا) نے ایک انتخابی جلوس پر اپنے غنڈوں کے ذریعے ظلم و تشدد کی انتہا کردی۔ ایک کارکن موقع پر شہید ہوا۔ درجنوں زخمی ہوئے۔ اس میں مولانا قطب الدین بھی شدید زخمی ہوئے۔ ان کے سر میں گہرے زخم آئے۔ زندگی کی کوئی امید نہ تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے ظالم و جابر بھٹو کا انجام دیکھنے کے لئے زندہ رکھا۔ آج بھی ان کے جسم کے کئی عضووں پر زخموں سے [illegible] سر پر لاتعداد ٹانکے پیپلز پارٹی کے غنڈوں کی درندگی کے زخم تازہ کرتے ہیں۔ اخبارات میں سرسری واقعات چھپ چکے ہیں۔ لیکن میں پچھلے دنوں کراچی گیا تو اس اہم واقعہ کے عینی شاہد سے مل کر تفصیلات قلم بند کرنے کی ٹھانی۔

اسی غرض سے جب میں مولانا قطب الدین کی رہائش کھوکھرا پار حاضر ہوا تو مولانا بڑے تپاک سے ملے۔ موٹی موٹی آنکھیں جن سے ذہانت ٹپکتی ہے۔ بارعب چہرہ نہایت سادگی سے چارپائی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ بیٹھتے ہی میں نے سب سے پہلے عرض کیا کہ حضرت! میں اس واقعے کی تفصیلات کے لئے حاضر ہوا ہوں جو وحشت و بربریت کے دور کے خاتمہ کے سلسلے میں بارش کی پہلی بوند ثابت ہوا جس کی وجہ سے اہل کراچی کے لئے جرأت و استقامت کا ایک نیا باب کھلا اور جس کے بعد پانچ چھ سالہ ظلم و جبر کے خلاف دُرکا ہوا آتش فشاں پھٹ پڑا جس میں بھٹو اور اس کے حواری بھسم ہوگئے۔

مولانا زیر لب مسکرائے اور شانِ بے نیازی سے کہنے لگے بربریت کا ایک دور تھا ختم ہوگیا اب اس کی باتوں سے کیا فائدہ۔

میں نے عرض کیا مسئلہ نمائش اور تشہیر کا نہیں بلکہ آئندہ نسل کے لئے ریکارڈ کا ہے کہ کس طرح ان ظالموں کو ہٹانے کے لئے قربانیاں دینی پڑیں۔ میرے مزید اصرار پر فرماتے ہیں۔

"گذشتہ سال ۶ فروری کی صبح جمعیت علمائے اسلام کے کارکنوں نے قومی اتحاد کے کارکنوں سے مل کر قائد آباد (لانڈھی) سے ایک انتخابی جلوس نکالنے کا انتظام کیا جس کا مقصد مولانا ذکریا کے حلقہ انتخاب صالح محمد گوٹھ۔ نذر محمد گوٹھ اور رجام گنڈو جیسے مضافاتی علاقوں تک جانا تھا۔ دس بجے ہمارا یہ قافلہ روانہ ہوا۔ ہم ٹرکوں، موٹر سائیکلوں پر سوار آگے بڑھ رہے تھے۔ جب ہم قائد آباد سے چھ میل کے فاصلے پر صالح محمد گوٹھ جہاں سندھیوں اور بلوچیوں کی اکثریت آباد ہے' سے ذرا آگے نکلے تو ۶۰۔۷۰ آدمیوں نے ہمارے ہراول دستہ کے تین موٹر سائیکل سواروں پر پتھراؤ کیا۔ ہماری طرف سے بھی مدافعت ہوئی تو وہ بھاگ نکلے۔ ہم لوگ خطرہ بھانپ چکے تھے لیکن جذبہ کہاں ان چیزوں کی پرواہ کرتا ہے۔ اب جلوس محتاط طریقے سے آگے بڑھ رہا تھا۔ دن کا ایک بج چکا تھا۔ ابھی تھوڑا سا فاصلہ مزید طے کیا ہوگا کہ بائیں طرف سے باقاعدہ ایک لشکر نمودار ہوا۔ ہم سمجھ گئے کہ اب ہم پر باقاعدہ حملہ ہو چکا تھا۔ یہ لوگ بندوقوں، اسٹین گنوں کلہاڑیوں سے مسلح تھے ان کی قیادت مرکزی وزیر اور بھٹو کا "سوہنا منڈا" پیرزادہ کر رہا تھا (یہ سرخ کار میں تھا) غنڈوں کو آگے لایا۔

مولانا قطب الدین جب واقعے کے اس موڑ پر پہنچے تو ان کی آنکھیں سرخ اور چہرہ تلملا اٹھا۔ کچھ دقت کے لئے رک گئے۔ میں سمجھ گیا کہ کرب انگیز واقعات نظروں کے سامنے گھومنے لگے ہیں۔ جلد

ہی اپنے آپ کو سنبھالا دیا اور فرمایا کہ
"عزیزم! قیامت خیز منظر تھا۔ ہم بالکل نہتے تھے اور وہ لوگ مسلح، رگ، زخموں سے کراہ رہے تھے۔ چیخ و پکار میں کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی لیکن پھر بھی ہمارے ساتھیوں نے حتی المقدور مقابلہ کیا۔ خالی ہاتھ کا بندوق اور کلہاڑی سے مقابلہ تھا آخر کب تک یہ مقابلہ تو دلِ ناتواں نے خوب کیا
ہمارے ایک ٹرک کو آگ لگادی گئی، موٹر سائیکلوں کو توڑ پھوڑ دیا گیا۔ یہ تمام کارروائی پیرزادہ کی ہدایات پر ہوتی رہی۔
پیرزادہ نے ہماری طرف اشارہ کیا انہیں قابو کرو۔ کلہاڑیوں اور برچھیوں سے مسلح غنڈے مجھ پر پل پڑے۔ میں نے آخری حد تک مقابلہ کیا۔ ایک غنڈہ دونالی بندوق سے مجھ پر فائر کر رہا تھا۔ لیکن اس کے ہاتھ لرز رہے تھے اور اس کا نشانہ ٹھیک نہ تھا۔ گولیاں ہمارے قریب سے گزر رہی تھیں۔ کرائے کے غنڈے بہادری کہاں سے لائیں۔
میں نے بندوق والے غنڈے پر نڈھال ہونے کے باوجود جھپٹ پڑا لیکن غنڈوں کا ایک ریلا مجھ پر اپکا اور میرے علاوہ مجھے دوسرے ساتھیوں کو قابو میں کر کے قریب ہی ہوٹل میں لے گئے۔ یہ ہوٹل بھی پیپلز پارٹی کے گماشتوں کا تھا۔ ہوٹل کے سامنے مجھے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹا میرے بال نوچے اور حتی کہ میری داڑھی پکڑ کر بھی نوچی گئی"
یہاں پر مولانا کی آنکھیں بھر آئیں، آواز لڑکھڑا گئی۔ پھر فرمانے لگے کہ
"ان عقل کے اندھوں اسلام و شرافت و اخلاق کے دشمنوں نے مجھے کہا کہ "بلاؤ اپنے خدا کو" چشمِ فلک نے بھی یہ منظر بڑے دل گردے سے دیکھا دراصل اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دے کر اس کے ظلم کی آخری حد دیکھتے ہیں۔
ہوٹل کے سامنے پہنچ کر ان غنڈوں نے میری تلاشی لی۔ میرے تین صد روپے، گھڑی، ڈائری اور کاغذات نکال لئے میں نے کراچی کے صوبائی حلقہ نمبر ۲۴ میں متبادل امیدوار کے طور پر کاغذات داخل کرائے تھے۔ جب پیرزادہ نے یہ کاغذات دیکھے تو آگ بگولا ہو گیا۔ اس نے اور قریب آکر (جو کہ ہوٹل کے سامنے چند قدموں کے فاصلہ پر کھڑا تھا) کہا کہ یہ مفتی محمود کا خاص آدمی ہے اسے قتل کردو۔"
غنڈے اپنا یہ عمل شروع کرنا ہی چاہتے تھے کہ ہمارے کچھ ساتھی ویگنوں پر پولیس کے ساتھ آگئے۔ پولیس بھی ان کی اپنی ہی تھی۔ خیر بکیم پولیس دیکھ کر غنڈے ہراساں ہو گئے اور وقتی طور پر ان کی کارروائی رک گئی۔ اس کارروائی میں ہمارا ایک کارکن برہان الدین شہید ہو چکا تھا۔ درجنوں زخمی، جن میں سے ہم چار شدید زخمی تھے۔
ایس ایچ او قائد آباد نے جب پیرزادہ کو وہاں پر موجود پایا تو اس کی طرف گیا۔ اس وقت اور بہت سے لوگ موقع واردات پر پہنچ چکے تھے جس کی وجہ سے غنڈے تتر بتر ہو گئے اور تھانیدار پیرزادہ کی کار میں بیٹھ کر رفوچکر ہو گیا۔ اب ہماری حالت غیر ہو چکی تھی۔ ہمارے ساتھی ہمیں ویگنوں پر پولیس سٹیشن گڈاپ لائے۔
پولیس نے ابتدائی رپورٹ لکھی تو میں نے ایف آئی آر میں واضح طور پر پیرزادہ کا نام درج کرایا لیکن اتنے انسانوں کے خون سے ہولی کھیلنے کے باوجود اس کے خلاف کارروائی کیا خاک ہوتی وہ تو مرکزی وزیر تھا۔
اب مارشل لاء حکام کو اس طرف بھی فوری توجہ دینی چاہیئے اور ان درندوں کو فوری کیفرِ کردار تک پہنچانا چاہیئے۔



سول انتظامیہ میں بھٹو کے پروردہ افسر

عبوری حکومت کو ناکام بنانا چاہتے ہیں

جمعیۃ علماء اسلام کے کارکن جماعتی تنظیم کو مستحکم اور مضبوط بنانے کی جدوجہد کریں — زاہد الراشدی

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی ناظم اور پاکستان قومی اتحاد پنجاب کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی نے بہاولپور ڈویژن کا چھ روزہ تنظیمی دورہ مکمل کر لیا۔ اس دوران آپ رحیم یار خان، راجن پور کلاں، بھٹہ واہن، کوٹ پٹھان امیرے شاہ، صادق پور، خانپور، احمد پور شرقیہ، بہاولپور، خیر پور ٹامیوالی، حاصل پور، چشتیاں، فورٹ عباس، فقیروالی، ڈونگہ بونگہ ہارون آباد اور بہاولنگر میں جمعیۃ علماء اسلام اور پاکستان قومی اتحاد کے مقامی راہنماؤں اور کارکنوں سے تنظیمی و سیاسی امور پر تبادلۂ خیالات کیا اور استقبالیہ تقریبات میں شرکت۔

ضلع رحیم یار خان میں امیر ضلع حضرت مولانا غلام ربانی اور ناظم ضلع مولانا قاری حماد اللہ شفیق ضلع بہاولپور میں امیر ضلع خان غلام سرور خان، ناظم عمومی مولانا غلام حسین اور جناب عبداللہ قریشی ایڈووکیٹ اور ضلع بہاولنگر میں ضلعی ناظم عمومی مولانا محمد یوسف قریشی، مولانا محمد اسلم شاکر اور ناظم مولانا بشیر احمد شاد بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ جمعیۃ طلباء اسلام کے صوبائی صدر ندیم اقبال اعوان اور ضلعی راہنما ملک خلیل اعوان بھی متعدد پروگراموں میں شریک ہوئے۔

آپ نے جماعتی کارکنوں کے غیر رسمی اجتماعات میں ان پر زور دیا کہ وہ جماعتی تنظیم کو دستور کے مطابق منظم اور مربوط بنانے کی طرف توجہ دیں اور سستی و کاہلی کو ترک کر کے اپنی قومی و جماعتی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے ہر وقت تیار رہیں۔ آپ نے تحریک نظام مصطفےٰ میں نمایاں کردار ادا کرنے اور قربانیوں میں پیش پیش رہنے پر جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ ہمیں صرف اسی بات پر خوش رہنے کی بجائے اپنے آپ کو تنظیمی اعتبار سے بھی مضبوط بنانا چاہئے تاکہ ہم ملک میں نظام مصطفےٰ کے نفاذ اور پاکستان قومی اتحاد کے استحکام و ترقی میں مؤثر کردار ادا کر سکیں۔

مختلف مقامات پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے آپ نے بہاولپور ڈویژن میں سیم اور تھور کی بڑھتی ہوئی رفتار پر تشویش کا اظہار کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس سلسلہ میں فوری اقدامات کیئے جائیں۔ آپ نے علاقہ میں چوری اور لاقانونیت میں بے تحاشا اضافہ کو افسوسناک قرار دیا اور اس خدشہ کا اظہار کیا کہ سول انتظامیہ اور پولیس عبوری حکومت کو ناکام بنانے کیلئے جرائم اور لاقانونیت کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ آپ نے ضلع بہاولنگر میں ہارون آباد، چشتیاں اور فورٹ عباس میں پیپلز پارٹی کے سرگرم کارکنوں کو آنریری مجسٹریٹ مقرر کرنے اور حاصل پور میں کچی آبادی کے مکانات کو بلا جواز مسمار کرنے کے اقدامات کو بھی افسر شاہی کی سازش کا ایک حصہ قرار دیا اور الزام لگایا کہ بھٹو دور میں نوازے ہوئے افسر ابھی تک انتظامیہ میں پیپلز پارٹی کیلئے کام کر رہے ہیں۔ آپ نے جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولنگر کے ناظم مولانا شبیر احمد شاد کے ضلع بہاولپور میں داخلہ پر پابندی کی مذمت کرتے ہوئے اسے فی الفور واپس لینے کا مطالبہ کیا۔

مولانا زاہد الراشدی نے حاصل پور میں تحریک نظام مصطفےٰ کے دوران شہید ہونیوالے

ضروری ہدایات برائے ضلعی عہدیداران و کارکنان

قبل ازیں یہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ یکم ربیع الاول مطابق ۱۰ فروری جمعۃ المبارک سے سیرت کانفرنسوں کا آغاز شعبہ تبلیغ جمعیت علماء اسلام پنجاب کے زیر اہتمام ہو رہا ہے جس کی تیاریاں، امید ہے آپ نے شروع کر دی ہوں گی۔ اس سلسلہ میں مزید گذارشات پیش خدمت ہیں۔

۱۔ ضلعی حکام کو باور کرائیں کہ چونکہ سیاسی سرگرمیوں پر پابندیاں ہیں یہ کانفرنسیں خالصتاً مذہبی و غیر سیاسی ہیں لہٰذا ان کی اجازت دینے میں کوئی امر مانع نہیں ہونا چاہیئے پھر یہ شعبہ تبلیغ کے زیر اہتمام ہو رہی ہیں۔ اندریں حالات فوراً اجازت لے لیں جس میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کی بھی اجازت ہونی چاہیئے۔ اگر کوئی بدبخت افسر نام رسولؐ پر جلسہ کی اجازت نہیں دیتا تو بغیر لاؤڈ سپیکر کے کسی مسجد میں جلسہ ضرور ہونا چاہیئے۔

۲۔ ہر ضلع میں رات کو جلسہ سیرت النبیؐ ہوگا اور دن کے وقت ظہر کی نماز کے بعد ضلعی کارکنوں سے جماعتی امور پر بات چیت ہوگی اور انکے مسائل سے آگاہی حاصل کی جائے گی اور سوالات کے جوابات دیئے جائیں گے۔

۳۔ ہر ضلع میں عصر اور مغرب کے درمیان پریس کانفرنس کا اہتمام ہونا چاہیئے یا اسے استقبالیہ کی شکل دی جائے۔

۴۔ ہر ضلع کی عاملہ اپنے طور پر ضلع بھر کے وکلاء، مزدور اور کسانوں میں کام کرنے والے اپنے ہم خیال احباب کو اکٹھا کریں اور ہمارے دورے کے موقع پر ان سے ملاقات کا اہتمام کریں، کیونکہ ہمارے گروپ میں کسانوں میں کام کرنے والے ملک عطاء اللہ صاحب کنوینر رابطہ کسان کمیٹی اور مزدوروں پر کام کرنے والے احمد سعید لدھیانوی کنوینر رابطہ مزدور فیڈریشن شامل ہوں گے۔ لہٰذا کسانوں اور مزدوروں میں کام سے دلچسپی رکھنے والے اس موقع سے ضرور فائدہ اٹھائیں، اسی طرح وکلاء سے بھی رابطہ قائم رکھیں۔

۵۔ مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے زمیندار، تاجر، وکلاء، علماء، کسان اور مزدوروں سے ابھی سے رابطہ شروع کر دیں۔ ان طبقوں میں سے جو حضرات جمعیت علماء اسلام میں شامل ہونا چاہیں انہیں پریس کانفرنس یا استقبالیہ میں ضرور شرکت کی دعوت دیں تاکہ ان کے ناموں کا اعلان ان کی موجودگی میں کیا جا سکے، نیز ان سے باقاعدہ تعارف حاصل ہو اور مفید مشوروں سے استفادہ کیا جا سکے۔

۶۔ ہر ضلع مبلغ ایک ہزار روپے بطور امداد شعبہ تبلیغ جمعیت پنجاب کے لئے تیار رکھے۔

۷۔ استقبالیئے میں جہاں جمعیت میں نئے شامل ہونیوالوں کے ناموں کا اعلان کیا جائے گا اس میں قومی اتحاد میں شامل جماعتوں کے کارکنوں کو بلایا جا سکتا ہے۔

۸۔ مقامی حالات کے مطابق ترتیب دیئے پروگراموں کے ہم پابند ہونگے لیکن یہ گذارشات صرف کام کو تیز کرنے اور ہیڈ لائنز کے طور پر دی جا رہی ہیں۔

براہ کرم ابھی سے کام تیز تر کر دیں، وقت تھوڑا ہے۔ اخبارات میں اعلانات اور ضلعی کارکنوں سے میل جول شروع کر دیں۔ والسلام —— خادم ——

محمد نور الحق قریشی ایڈووکیٹ، ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام پنجاب، ملتان

☆ جماعتی کارکن محمد ناظر شہیدؒ کے والد محترم سے تعزیت کی اور دین و ملت کے لئے قربانی دینے پر شہید کو خراج تحسین پیش کیا۔

رپورٹنگ: عمران شاہ

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے

رہنماؤں کا تنظیمی و تبلیغی دورہ

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے سیکریٹری جنرل مولانا نور محمد سیکریٹری آرگنائزیشن مولانا عبدالرزاق عزیز سیکریٹری مالیات جناب حاجی کرامت اللہ اور صوبائی نائب امیر مولانا محمد حسن صاحب نے دسمبر ۱۹۷۷ء کے آخری ہفتہ میں ۲۴ر دسمبر سے حیدرآباد اور کراچی ڈویژن کے اضلاع کا تنظیمی دورہ کیا۔ جمعیۃ کے راہنما سانگھڑ جاتے ہوئے تھوڑی دیر کے لئے نواب شاہ رکے جہاں مولانا قائم الدین اور دیگر جمعیت کے احباب سے ملاقات کی اور علاقائی مسائل معلوم کئے۔ بعد میں وہ اسی روز سانگھڑ کے لئے روانہ ہو گئے۔ سانگھڑ میں ضلعی جمعیۃ کے احباب انکے منتظر تھے۔ جمعیۃ کے صوبائی عہدیداران نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ کا واحد مقصد اس ملک میں نظام مصطفےٰ کا نفاذ ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا جمعیۃ کے کارکن نظم و ضبط سے اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے قوم کو تیار کریں۔ جمعیۃ کے صوبائی راہنماؤں نے اس موقع پر حاجی عبدالمجید ایڈوکیٹ کو حالیہ پابندیوں کے باعث جمعیۃ علماء اسلام سانگھڑ شہر کا امیر نامزد کیا۔ بعد میں یہ قافلہ شہزادپور اور ٹنڈو آدم روانہ ہو گیا جہاں جمعیۃ کے احباب سے ملاقاتیں کیں۔ دوسرے روز صوبائی رہنماؤں نے کوٹری اسٹیشن پر حضرت امیر مرکزیہ حضرت مولانا عبداللہ درخواستی مدظلہ العالی سے ملاقات کی۔ وہ حج بیت اللہ سے واپسی پر کراچی ایکسپریس سے خانپور جا رہے تھے۔ حضرت درخواستی کو رخصت کرنے کے بعد صوبائی قافلہ میرپور خاص روانہ ہو گیا جہاں ضلع تھرپارکر جمعیۃ کے عہدیداران اور اراکین جمعیۃ جمع تھے۔ انہوں نے ضلعی عہدیداران و اراکین سے باہمی تنظیمی امور پر تبادلہ خیال کیا۔ جمعیۃ کی تنظیم کو فعال بنانے پر زور دیا اور علاقائی مسائل کا جائزہ لیا

بعد میں رات نو بجے میرپور خاص سے حیدرآباد کے لئے روانہ ہو گئے اور گیارہ بجے شب حیدرآباد پہنچے۔ علی الصبح حیدرآباد شہر کے امیر جناب حضرت مولانا عبدالمتین صاحب سے ملے جہاں جمعیۃ کے دیگر احباب کے علاوہ جناب حاجی شبیر احمد بھی موجود تھے۔ بعد میں حیدرآباد شہر کے جنرل سیکریٹری مولانا عبدالحق اور ضلعی جمعیۃ کے امیر مولانا عبدالرؤف سے تنظیمی معاملات پر تبادلہ خیال کیا۔ دوسرے ہی روز جمعیۃ کا یہ قافلہ سجاول کے لئے روانہ ہوا جہاں اراکین جمعیۃ و ضلعی عہدیداران کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے صوبائی عہدیداران نے کارکنوں سے کہا کہ وہ عوامی کام تیز کر دیں اور عوامی مسائل حل کرنے میں دلچسپی لیں۔ ۲۹ر تاریخ کو جمعیۃ کا یہ قافلہ موہنجوڈارو ایکسپریس کے ذریعے دادو کے لئے روانہ ہو گیا۔ دادو اسٹیشن پر ضلعی جمعیت کے امیر مولانا منظور اور ناظم اعلیٰ جناب محمد شفیع اور دیگر کئی کارکنان نے اس قافلے کا استقبال کیا۔ بعد میں ضلعی جمعیۃ کے عہدیداران سے ملاقات کی اور علاقائی مسائل سنے۔ بعد میں الحاج ہاشم علی کی جانب سے وفد کے اعزاز میں دیئے گئے عشائیہ میں شرکت کی۔ دادو کا دورہ مکمل کرنے کے بعد جمعیۃ کے راہنما رات دس بجے بذریعہ ٹرین کراچی کے تین روزہ دورہ پر روانہ ہو گئے۔ ۳۰ر دسمبر کو صبح نو بجے ریل گاڑی جب کراچی کینٹ پہنچی تو اسٹیشن پر کراچی ضلع غربی کے سیکریٹری جنرل ڈاکٹر شریف حسین جوائنٹ سیکریٹری جناب عمران شاہ ارشاد احمد، حافظ عبدالستار اور دیگر کارکنان نے استقبال کیا۔ اسی روز جمعیۃ کے راہنماؤں نے کراچی ضلع شرقی کے عہدیداران اور کارکنان سے ملاقات کی۔ انہوں نے مولانا غلام صمدانی مولانا حضرت ولی، مولانا حسن المآب شاہ سے ملاقاتیں کیں بعد میں بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد منظور آباد کالونی میں ہونے والے اجلاس جو مولانا حسن المآب شاہ کی زیر صدارت منعقد ہوا تھا خطاب کیا۔ اس جلسے سے کراچی ڈویژن کے سابق امیر اور حال کراچی ضلع سینٹرل کے سرپرست اعلیٰ

جناب حضرت مولانا نور الصمدی صاحب نے بھی خطاب کیا۔ دوسرے روز جمعیۃ کے راہنماؤں نے کراچی شرقی کے ناظم اعلیٰ مولانا قاضی قطب الدین کی جانب سے اہتمام کئے ہوئے دوپہر کے کھانے میں شرکت کی۔ اسی روز بعد نماز عشاء کراچی غربی کے عہدیداران سے ملاقات کی اور شیرشاہ کالونی میں مقامی شاخ کی جانب سے وفد کے اعزاز میں دیئے گئے عشائیے میں شرکت کی۔ اس موقعہ پر خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ کے صوبائی رہنماؤں نے کہا کہ باطل قوتیں دنیا سے اسلام کا نشان مٹانے کے درپے ہیں اور خود پاکستان میں بھی اسلامی نظام کے خلاف سازشیں کی جا رہی ہیں لیکن کراچی سے خیبر تک پوری قوم نے اس ملک میں اسلام کے نظام عدل کے نفاذ کا تہیہ کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا جمعیۃ دشمنان اسلام کی سازشیں ناکام بنا کر اسلام کے نظام عدل کو نافذ کر کے رہے گی۔ انہوں نے کہا قوم اس ملک میں اسلامی نظام کے علاوہ اور کسی بھی ازم کو برداشت نہیں کرے گی۔ اسلامی نظام اس ملک اور قوم کا مقدر بن چکا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اب نظام مصطفےٰ کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔ انہوں نے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ اپنی زندگی نظام مصطفےٰ کے لئے وقف کر دیں۔ انہوں نے کہا قوم جانتی ہے کہ اسلامی نظام کے علاوہ کوئی نظام ان کے مسائل حیات کو حل نہیں کر سکتا۔ جمعیۃ کے راہنماؤں نے یکم جنوری ۱۹۷۸ء کو صبح مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن میں حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی اور جامعہ اسلامیہ کے پرنسپل مفتی احمد الرحمٰن سے ملاقات کی بعد میں انہوں نے کراچی سینٹرل کے امیر مولانا زکریا ناظم اعلیٰ قاری عبدالباعث اور دیگر عہدیداران سے بھی ملاقاتیں کیں۔ جمعیۃ کے رہنماؤں نے اپنے دورے کے اختتام پر جمعیۃ کے کارکنوں پر زور دیا کہ وہ عوامی مسائل حل کرنے پر توجہ دیں اور قوم کو عدالت فاروقی سے آگاہ کر کے

نظام مصطفےٰ کے لئے راہ ہموار کریں۔

ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ تک جدوجہد جاری رہیگی

★ مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی

گذشتہ دنوں ضلعی فیصلہ کے مطابق مولانا شفیق الرحمٰن صاحب درخواستی نائب امیر جمعیۃ علماءِ اسلام ضلع رحیم یار خاں کی قیادت میں سہ رکنی وفد نے تنظیمی دورہ کیا جس میں جمعیۃ علماءِ اسلام ضلع رحیم یار خان کے شوریٰ کے رکن جناب مولانا نذر محمد صاحب اور عبدالغفور ڈاہر تھے۔ پروگرام تحصیل خانپور کے چکوک ۱۳۲ ۱۳۳ ون ایل چک ۱۳۴، چک ۱۱۷-۱۱۸ ون ایل اور موضع شاہ محمد ٹرل مڈشادو ماڑی اللہ بچایا کا ہی تھا۔ چنانچہ حسب پروگرام مڈشادو جب یہ وفد پہنچا تو علاقہ کے بااثر افراد جناب حاجی غوث بخش، مولانا فقیر اللہ صاحب اور عبدالغفور صاحب نے وفد کو خوش آمدید کیا۔

اس کے بعد مولانا شفیق الرحمٰن صاحب درخواستی نے خطاب کرتے ہوئے جماعتی تنظیم پر زور دیا اور کہا کہ جماعتی تنظیم قائم کرکے علاقہ میں سماجی کام کئے جائیں۔ چنانچہ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ چکوک اور نواحی قصبات میں اصلاحی تبلیغی پروگرام منعقد کئے جائیں۔ چنانچہ ان مقامات پر لوگوں نے جماعتی پروگرام کی تائید کی اور جمعیۃ میں شمولیت کا اعلان کیا۔

مڈشادو اور ماڑی اللہ بچایا کا متفقہ طور پر یہ انتخاب عمل میں لایا گیا۔

انتخاب مڈشادو ماڑی اللہ بچایا

سرپرست مولوی فقیر اللہ صاحب

امیر حاجی غوث بخش صاحب

نائب امیر مولانا نذر محمد صاحب۔

نائب امیر جام الٰہی بخش صاحب

ناظم اعلیٰ عبدالرزاق صاحب

نائب ناظم جام اللہ دتہ صاحب لاڑ

خازن جام مختار احمد صاحب

سالار عظیم بخش صاحب

نائب سالار عبدالمجید

انتخاب جمعیۃ علماءِ اسلام چک ۱۳۳-۱۳۴ ون ایل

امیر ملک شاہجہان خاں

نائب امیر دریا خان

نائب امیر محمد اساول خان

ناظم اعلیٰ ملنگ شاہ

خازن صوفی ذرع دین

سالار عبداللہ روڈ

انتخاب جمعیۃ علماءِ اسلام چک ۱۱۸-۱۱۷ ون ایل

امیر جناب حاجی سحار صاحب

نائب امیر غلام رسول صاحب

نائب امیر عبدالواحد صاحب

ناظم عمومی مولوی محمد سلیمان

نائب ناظم اللہ بخش فقیر

خازن مبارک کھڈ

سالار اللہ بخش کھڈ

ان اجلاس میں مطالبہ کیا گیا کہ علاقہ میں بڑھتی ہوئی چوریوں کا انسداد کیا جائے۔

اجلاس میں محکمہ آبپاشی کے اعلےٰ حکام سے مطالبہ کیا گیا کہ چکوک ون ایل کی نہروں میں پانی فوراً جاری کرنے کا حکم دیا جائے۔ کیونکہ ان علاقوں میں زمین کے نیچے کا پانی کڑوا ہے اور لوگ نہر کا پانی پیتے ہیں اور ڈگیاں خشک ہو گئی ہیں۔

قاری نور الحق قریشی کا دورہ فیصل آباد

جمعیۃ علماءِ اسلام صوبہ پنجاب کے جنرل سیکرٹری قاری نورالحق قریشی نے ضلع فیصل آباد کا تفصیلی دورہ کیا۔ قاری صاحب نے ۳۱ دسمبر کو ضلع کا دورہ شروع کیا۔ سب سے پہلے قاری صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ گئے قاری صاحب کے ہمراہ ضلعی امیر مولانا نور احمد ظاہری اور جنرل سیکرٹری مولانا محمد عابد نعیم تھے۔ ٹوبہ میں قاری صاحب نے تمام جماعتی احباب سے ملاقات کی جماعت کو منظم کرنے پر زور دیا اور مولانا محمد عمر کو اپنی زیر نگرانی ٹوبہ اور اس کے قصبات میں کارکنوں کو سماجی سرگرمیوں میں بھرپور حصہ لینے پر زور دیا۔ ٹوبہ سے فراغت کے بعد یہ وفد کمالیہ گیا، وہاں مولانا عبدالحکیم صاحب کے ہاں نیم والی مسجد میں جماعتی ساتھیوں سے ملاقات کی جس میں مولانا محمد اختر صدیقی چوہدری ضیاء الدین کے علاوہ دیگر جملہ احباب نے شرکت کی۔ کافی دیر تک قاری صاحب کارکنوں کو جماعتی پالیسی اور نظم و ضبط کے متعلق ہدایات دیتے رہے اور کارکنوں کے سوالات کے حوصلہ افزا جوابات دیتے رہے۔ وہاں سے فارغ ہونے کے بعد رات کو شہر فیصل آباد میں قیام کیا۔ یکم جنوری کی صبح کو قاری صاحب مولانا عزیز الرحمٰن اور مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کے ہمراہ تاندلیانوالہ تشریف لے گئے۔ وہاں کارکنوں کی بھاری تعداد قاری صاحب کا استقبال کرنے کے لئے جمع تھی۔ وہاں قاری صاحب نے کارکنوں کو منظم ہونے کی تاکید فرمائی اور شہر کی اہم شخصیات نے قاری صاحب سے تبادلہ خیال کیا گیا۔ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد یہ وفد سیدھا گوجرہ چلا گیا۔ گوجرہ کے احباب نے جماعتی پالیسی سے متعلق قاری صاحب سے کئی ایک سوالات کئے قاری صاحب نے جماعتی پالیسی کی وضاحت اور اس سے متعلق شکوک و شبہات کی بڑے ہی احسن طریقے سے وضاحت کی۔ گوجرہ سے یہ وفد سیدھا شہر فیصل آباد آگیا۔ ۱۱ر جنوری کی صبح کو قاری صاحب مولانا احمد سعید لدھیانوی اور قاری محمد الیاس ناظم نشر و اشاعت ضلع فیصل آباد کے ہمراہ چک جھمرہ تشریف لے گئے۔ وہاں جماعتی ساتھیوں سے ملاقات کی اور ایک مختصر سی پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ وہاں سے فارغ ہونے کے بعد جڑانوالہ تشریف لے گئے۔ وہاں قاری صاحب کو ضلعی ناظم ڈاکٹر غلام محمد اور ڈاکٹر لیسن کلسی نے خوش آمدید کہا جماعتی احباب کے اجتماع میں قاری صاحب نے موجودہ دور کے سیاسی تقاضوں پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد وہاں بھی ایک مختصر پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ ۲ر جنوری کی شام کو چار بجے قاضی صاحب کے اعزاز میں کارکنوں کی طرف سے الجادید ہوٹل کچہری بازار میں ایک استقبالیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں ضلع بھر سے کارکنوں ضلع کی اہم

شخصیتوں، قومی اتحاد میں شامل جماعتوں کے ذمہ دار عہدیداروں، سیاسی اور سماجی کارکنوں اور اخباری نمائندوں نے بھرپور شرکت کی۔ اس استقبالیہ میں قاری صاحب نے حالات حاضرہ پر مفصل خطاب کیا۔ استقبالیہ سے فارغ ہونے کے بعد قاری صاحب مولانا محمد اختر صدیقی، مولانا محمد عابد نعیم، مولانا احمد سعید لدھیانوی اور چوہدری ضیاء الدین سمندری چلے گئے۔ سمندری کے احباب سے قاری صاحب نے کوئی نصف رات تک گفتگو کی۔ بعض اختلاف کو ختم کرایا اور آئندہ منظم ہو کر کام کرنے کی تلقین فرمائی اور ۳۱ جنوری کی صبح کو قاری صاحب عازم ملتان ہو گئے۔

اعلیٰ اور دیگر عدالتوں میں علماء کا تقرر کیا جائے۔

لاہور۔ مولانا غلام مصطفےٰ فاضل دار العلوم دیوبند نے ایک اخباری بیان میں چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل ضیاء الحق سے اپیل کی ہے کہ وہ تمام اعلیٰ و دیگر عدالتوں میں مستند علماء کرام کی فوری تقرری کا حکم صادر فرمائیں۔ مولانا غلام مصطفےٰ نے کہا کہ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کا اسلامی دفعات سے متعلق اعلان قابل مبارکباد ہے۔ مولانا نے کہا کہ علماء ہی کتاب و سنت سے پوری طرح آگاہ ہیں لہذا وہی قانون میں تمام غیر اسلامی دفعات کی پوری طرح نشاندہی کر سکتے ہیں۔

اظہار تعزیت:

گذشتہ دنوں مجلس تحفظ حقوق اہل سنت پاکستان کے ماہانہ اجلاس میں پیر طریقت حضرت مولانا محمد عبد اللہ بہلوی مرحوم کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے حضرت بہلوی کی موت کو ملک و ملت کے لئے نقصان عظیم قرار دیا گیا اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے اور پسماندگان کو توفیق صبر سے نوازے۔

نظام مصطفےٰ یعنی دور فاروق اعظمؓ

مجلس تحفظ حقوق اہل سنت پاکستان کے جنرل سیکریٹری سید عبد المجید ندیم نے مسٹر عبد الولی خان کے اس بیان پر دلی مسرت کا اظہار کیا ہے جس میں انہوں نے نظام مصطفےٰ کی تشریح دور خلافت راشدہ کی روشنی میں کی اور کہا کہ پاکستان میں خلیفہ راشد ثانی حضرت فاروق اعظم کے دور کا احیاء ہماری منزل ہے۔

سید ندیم نے کہا کہ مسٹر ولی خان کے یہ خیالات پوری قوم کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہیں۔ انہوں نے مسٹر ولی خان کے اس خیال سے بھی مکمل اتفاق کیا کہ ماضی میں ہمیں سب سے زیادہ نقصان منافقت نے پہنچایا ہے سیاسی منافقوں نے اپنی سیاسی ضرورتوں کی حد تک اسلام کا نام استعمال کر کے پوری قوم کو بے یقینی میں مبتلا کر دیا۔ مگر یہ قوم کی خوش نصیبی ہے کہ قومی اتحاد کی قیادت خالص دینی سوچ اپنائے ہوئے ہے اور انشاء اللہ اب نظام مصطفےٰ کی منزل قریب تر ہے۔

ضروری اعلان

حضرت امیر محترم مولانا عبید اللہ انور مدظلہ العالی کے مشورہ و حکم سے مزدوروں اور کسانوں میں کام تیز کرنے اور ان سے رابطہ قائم کرنے کے لئے درج ذیل حضرات کو رابطہ کمیٹیوں کا کنوینر مقرر کیا جا رہا ہے۔ یہ حضرات ۱۰ فروری سے شروع ہونے والی سیرت کانفرنسوں کے دوران اپنے اپنے شعبوں سے متعلق افراد سے مل کر کام کریں گے تاکہ صوبے بھر کا مکمل سروے کرنے کے بعد مناسب وقت پر ان کے کنونشن کو بلا کر انہیں باقاعدہ منظم کیا جا سکے۔

ملک عطاء اللہ صاحب آف ملتان
کنوینر صوبائی رابطہ کسان کمیٹی

مولانا احمد سعید لدھیانوی آف فیصل آباد
کنوینر صوبائی رابطہ مزدور کمیٹی

یہ دونوں حضرات پنجاب جمعیت کی عاملہ کے وفد کے ساتھ سیرت کانفرنسوں میں شرکت کریں گے اور اپنی رپورٹ دورے کے اختتام پر صوبائی ناظم عمومی کو پیش کریں گے جو آئندہ اقدام کے لئے حضرت امیر محترم مدظلہ کے مشورے سے صوبائی مجلس عاملہ کے اجلاس میں پیش کریں گے۔

اس سلسلہ میں تجاویز و مشوروں کے لئے اس پتہ پر رابطہ قائم کیا جائے۔

محمد نور الحق ناظم عمومی
جمعیت علماء اسلام پنجاب، کچہری روڈ۔ ملتان

اجلاس مجلس شوریٰ جمعیۃ مردان

مردان۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت مولانا لطف الرحمن منعقد ہوا۔ اجلاس میں گذشتہ دورے کی رپورٹ پیش کی گئی اور آئندہ کے لئے ایک پروگرام مرتب ہوا۔ ضلعی امیر اور ناظم اعلیٰ تنظیمی دورے کریں گے۔ مقامی کارکنوں کو منظم کرنے کے علاوہ اہم شخصیتوں سے ملاقات بھی کریں گے۔ انکو جمعیۃ علماء اسلام کے منشور اور طریق کار سے واقف کرنے اور جمعیۃ میں شمولیت کی دعوت دیں گے۔ اجلاس میں اس امر پر بھی زور دیا گیا کہ جماعتی پروگرام کو آگے بڑھانے کے لئے کوشش کی جائے تاکہ جمعیۃ ہر لحاظ سے برتری حاصل کرے۔ اجلاس میں جنرل ضیاء الحق کی اس تقریر کا خیر مقدم کیا گیا جسمیں غیر اسلامی قوانین کو منسوخ کرنے کے لئے اعلیٰ عدالتوں کو اختیارات دیئے گئے ہیں۔ اجلاس میں مولانا مفتی محمود کو پاکستان قومی اتحاد کا دوبارہ صدر منتخب ہونے پر مبارک باد دی گئی۔ اجلاس میں ضلعی سالار حمید الرحمن کے والد اور اعلانیہ دیباج کمپنی کے مالک حاجی گلاب کی موت پر اظہار غم کیا گیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

حیدرآباد ٹریبونل توڑنے کا خیر مقدم

پاکستان قومی اتحاد بلوچستان کے سیکریٹری اطلاعات حافظ حسین احمد نے حیدرآباد ٹریبونل کے توڑنے کے اعلان کا خیر مقدم کیا ہے اور اسے ایک دانشمندانہ اور مستحسن اقدام قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ نام نہاد "سازش کیس" بھٹو ذہن کی تخلیق تھی اور بھٹو نے اسے ایک سیاسی ہوا بنایا تاکہ عوام کے ذہن کو دوسرے اہم مسائل سے ہٹایا جائے اور بلوچستان میں اپنی کٹھ پتلی حکومت کو قائم دائم رکھ سکیں پی این اے کے قیام کے بعد بھٹو نے اس حربہ اور پروپگنڈے کو قومی اتحاد کے خلاف بھرپور طریقے سے استعمال کیا تاکہ عوام کو اس منظم پروپگنڈے کے ذریعے پی این اے سے بدظن کیا جائے۔ اس دور میں مسٹر بھٹو سندھ میں انتہا پسند عناصر کی پیٹھ ٹھونکتے رہے اور ان ساری سرگرمیوں کی کمان ممتاز بھٹو کرتے رہے لیکن یہ عنصر انہیں کبھی نظر نہ آیا اور اس کے مقابلے میں پی این اے نے ادھر تم ادھر ہم سیاست کی مخالفت کی بلکہ پی این اے کے وجود سے ہی انفرادی علاقائی قیادت کے بجائے مرکزی اور اجتماعی قیادت فراہم ہو گئی۔ اسکے علاوہ پی این اے نے بلوچستان کے مسئلہ کو صرف سیاسی مسئلہ سمجھا ہے اور اس کے سیاسی حل پر ہی زور دیا ہے لیکن بد قسمتی سے ایک طرف تو بھٹو حکومت نے اس مسئلے کو بلیک میلنگ۔ لالچ اور طاقت سے حل کرنے کی کوشش کی اور دوسری طرف بے پناہ ظلم و ستم سہتے بعض غلط فہمیوں، ضد اور جذبات کی وجہ سے معاملہ الجھتا ہی گیا لیکن اب ان تلخ یادوں کو بھلا کر ہم سب کو اپنے صوبہ بلوچستان کی تعمیر و ترقی اور پاکستان کی سالمیت اور یکجہتی کے لئے کام کرنا ہوگا۔

ضروری ہدایت

جمعیۃ علماء اسلام سندھ کے ناظم برائے تنظیمی امور مولانا عبدالرزاق عزیز نے سندھ جمعیۃ علماء اسلام کے تمام امراء اور نظماء اعلیٰ کو ہدایت کی ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے اپنے ضلع اور ضلع کے تحت تمام شاخوں کے نام اور مکمل پتے ارسال کریں تاکہ پورے صوبے کے اضلاع اور شاخوں کا مکمل ریکارڈ ترتیب دیا جا سکے۔ پوری تفصیل اس پتہ پر ارسال کریں۔

مولانا عبدالرزاق عزیز سیکرٹری آرگنائزیشن
جمعیۃ علماء اسلام سندھ وخطیب جامع
مسجد طور شیر شاہ کالونی۔ کراچی نمبر ۲۸

اظہارِ تعزیت

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل لودھراں کے امیر حضرت مولانا اللہ بخش صاحب اور نائب امیر مولانا محمد میاں صاحب اور ناظم اعلیٰ محمد شریف نعمانی نے ایک مشترکہ بیان میں حضرت شیخ التفسیر پیر طریقت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلویؒ کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا اور حضرت کی وفات کو ایک عظیم حادثہ قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت کی وفات اس بات کا مصداق ہے موت العالِم موت العالَم حضرت کی وفات سے روحانیت کا ایک عظیم منارہ گر گیا ہے اور علمی دنیا کے لیے ایک ایسا عظیم سانحہ ہے کہ جس کی تلافی ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو صبر کی تلقین کے ساتھ ساتھ ان کی کامل اتباع نصیب فرمائے۔ آمین پس ماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

ہفتہ وار اجلاس

گذشتہ دنوں حلقہ وارڈ بی سی ای کے کارکنوں کا ہفتہ وار اجلاس بعد نماز عشاء قاسم مسجد میں ہوا حضرت مولانا عبدالحق نے شہادت حسین کا پس منظر بیان فرمایا۔ نیز موصوف نے حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلوی شجاع آبادیؒ نے حالاتِ زندگی اور اوصافِ حمیدہ پر روشنی ڈالی۔ حضرت مولانا مرحوم کے لیے قرآن خوانی کی گئی۔ آخر میں حضرت مرحوم کی بلندیٔ درجات اور لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔ اسی اجلاس میں حاجی محمد سعید صاحب کی والدہ محترمہ کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔ اور لواحقین سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

کارروائی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام کالا گوجراں کا اجلاس دفتر جمعیۃ میں زیر صدارت مولانا محمد شریف احرار صاحب منعقد ہوا۔ دیگر امور کے علاوہ قرار دادوں کے ذریعہ قاید اسلامی انقلاب مولانا مفتی محمود احمد کو پاکستان قومی اتحاد کا دوبارہ صدر منتخب ہونے پر مبارک باد دی اور مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق کی حالیہ پریس کانفرنس پر خوشی واطمینان کا اظہار کیا اور مکمل تعاون کا یقین دلایا گیا۔ حکیم بابا سلطان احمد سرپرست جمعیت علماء اسلام جڑانوالہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔ مولانا کے لیے دعائے مغفرت اور پس ماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا مانگی گئی

خیر مقدم

جھنگ۔ قومی اتحاد کے رہنما میاں مہدی حیات چیلہ اور جمعیۃ علماء اسلام واصو آستانہ کے رہنما میاں سلطان محمود چیلہ نے ایک بیان میں چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کی طرف سے اسلامی قوانین کے نفاذ، حیدر آباد کا خصوصی ٹریبونل توڑنے، سیاسی اسیروں کو رہا کرنے اور دیگر اعلانات کا خیر مقدم کیا ہے۔

حافظ نور محمد
سیکرٹری نشر واشاعت جمعیۃ علماء اسلام واصو آستانہ
ضلع جھنگ

تحصیل نوشہرہ فیروز

گذشتہ دنوں تحصیل نوشہرہ فیروز جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس ہوا جس میں کافی ساتھیوں نے شرکت کی اور سب ساتھیوں نے جماعتی پروگرام کو آگے بڑھانے کا وعدہ کیا اور پڈعیدن اسٹیشن پر جمعیۃ علماء اسلام کا ایک دفتر بھی قائم کیا گیا۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بہلویؒ کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا اور حضرت کے لیے رفع درجات کی دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو حضرت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ثم آمین

دینہ ضلع جہلم

دینہ ضلع جہلم کی جمعیۃ علماء اسلام کی مقامی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت مولانا محمد صادق صدیقی منعقد ہوا۔ اجلاس میں آمدن وخرچ کی مکمل رپورٹ پیش کی گئی۔ نیز ترجمان اسلام کی اشاعت کے لیے کئی ایک تجاویز پر غور کرنے کے بعد طے ہوا کہ ہر ہفتے جمعیۃ علماء اسلام سے وابستہ حضرات اور دوسرے پڑھے لکھے حضرات کو ہفت روزہ ترجمان اسلام تقسیم کیا جائے گا۔ اجلاس میں تقسیم کا ذمہ جناب حافظ محمد رفیق صاحب جو سیکرٹری نشر واشاعت بھی ہیں نے لیا۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا عطاء الرحمٰن جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام دینہ نے جمعیۃ علماء اسلام کے ماضی پر مختصر روشنی ڈالتے ہوئے اراکین سے کہا کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کا پیغام گھر گھر پہونچائیں۔

اجلاس میں ڈاکٹر محمد اسحاق ایم بی بی ایس کی رائے پر متفقہ طور پر قاید اسلامی انقلاب مولانا مفتی محمود صاحب کی مکمل صحت یابی کے لیے خصوصی دعا کی گئی۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت کی:

مولانا محمد صادق صدیقی، مولانا عطاء الرحمٰن
حاجی نور محمد، خواجہ عبدالعزیز، چوہدری قدر اللہ
محمد یوسف قریشی، محمد اسماعیل انصاری، راؤ محمد اصغر صاحب
راؤ عبدالغفور صاحب، حاجی محمد رفیق، خواجہ سیف الرحمٰن
ڈاکٹر محمد اسحاق ایم بی بی ایس۔

منجانب: حافظ محمد رفیق خادم جمعیۃ علماء اسلام دینہ

جبکہ ضلع جہلم

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے نائب امیر مولانا محمد شریف احرار مدرسہ عثمانیہ تعلیم الاسلام جبکہ ضلع جہلم کے مہتمم اور انٹرنیشنل اسلامی مشن پاکستان کے صدر مفتی رشید احمد ارشد اور جمعیۃ علماء اسلام

ضلع جہلم کے جنرل سیکرٹری چوہدری محمد انور پاشا نے ایک مشترکہ بیان میں چیف مارشل لاء ایڈ منسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق کے اعلیٰ عدالتوں کو قرآن و سنت کے منافی قوانین منسوخ کر کے اسلامی قانون کے مطابق فیصلے کرنے کے اختیار دینے پر اظہار مسرت کرتے ہوئے اسے سنہری اور تاریخی کارنامہ قرار دیا۔

ان رہنماؤں نے چیف مارشل لاء ایڈ منسٹریٹر سے پُرزور اپیل کی کہ ۷۸ء کو نظام مصطفےٰ کے طور پر منانے کا فی الفور اعلان کیا جائے اور پاکستان قومی اتحاد کے صدر مولانا مفتی محمود کی اس تجویز کو تاریخ ساز فیصلہ قرار دیتے ہوئے مفتی محمود کو خراج عقیدت پیش کیا اور دوبارہ قومی اتحاد کے صدر منتخب ہونے پر مبارک باد دی اور پی این اے کے سربراہ جمعیۃ علماء اسلام کل پاکستان کے سیکرٹری جنرل مولانا مفتی محمود سے اپیل کی ہے کہ آپ اتحاد کی جنرل کونسل کے سامنے یہ مسئلہ رکھ کر ۷۸ء کو نظام مصطفےٰ کا سال منانے فیصلہ کرائیں اور چیف مارشل لاء ایڈ منسٹریٹر پر بھی اس سال کو اسلامی نظام کا سال منانے کی طرف متوجہ کریں۔ ان رہنماؤں نے چیف مارشل لا ایڈ منسٹریٹر سے اپیل کی کہ اس سال ایک ہزار دیہاتوں کو پنجاب میں بجلی مہیا کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جکڑ ضلع جہلم کا اہم ترین قصبہ ہے۔ جس کی دینی درسگاہ مدرسہ عثمانیہ تعلیم الاسلام کے فیض سے نوے ہزار آبادی کا علاقہ فیض یاب ہو رہا ہے، بجلی سے محروم ہے۔ جکڑ کو فی الفور بجلی کی بنیادی سہولت مہیا کی جائے اور دیہاتیوں کو شہریوں کے برابر راشن مہیا کیا جائے۔

اپر سندھ کی جمعیت متوجہ ہو

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے امیر حضرت مولانا سید محمد شاہ امروٹی اور صوبائی نائب امیر مولانا محمد مراد اندھڑ اور صوبہ سندھ جمعیۃ کے ناظم حضرت مولانا غلام قادر نہوار یکم ربیع الاوّل ۱۳۹۸ھ مطابق ۹ فروری ۱۹۷۸ء کو اپر سندھ کا دورہ کر رہے ہیں جماعتی احباب کو چاہیے کہ جلد از جلد درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کر کے اپنے اپنے ضلع کے لیے تاریخ کا تعین کریں۔ پتہ : حضرت مولانا غلام قادر نہوار صوبائی ناظم جمعیۃ مدرسہ احیاء العلوم قادریہ کالج روڈ شکارپور سندھ۔

اپر سندھ میں درج ذیل اضلاع شامل ہیں :
نواب شاہ، سکھر، شکارپور، لاڑکانہ، جیکب آباد خیرپور میرس۔

تعلیمی اداروں میں دینی فضا پیدا کی جائے مولانا غلام قادر نہوار

شکارپور سندھ ۱۵ جنوری جمعیۃ کے صوبائی ناظم اور جامعہ قادریہ احیاء العلوم کے بانی و مہتمم حضرت مولانا غلام قادر نہوار چیف مارشل لاء ایڈ منسٹریٹر جنرل محمد ضیاء الحق کو ایک خط ارسال کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اسلامی نظام کے قیام کے لیے سب سے شدید ضرورت اس بات کی ہے کہ دنیوی تعلیم حاصل کرنے والے طالب علموں کو تعلیمی اداروں، سکولز کالج میں اسلامی فضا پیدا کی جائے، ان کو نماز کی ہدایت کی جائے اور نماز کے لیے وقفہ دیا جائے اور ایسا لباس پہننے سے روکا جائے جو نماز سے مانع ہو لیکن یہ تب ہو گا جب ان کو ایسے اساتذہ دیئے جائیں جو کہ نمازی ہوں اور سادگی پسند ہوں، کیونکہ اس سے کچھ نہیں ہوتا سب کچھ استاد سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ لقد کان لکم فی کتاب اللہ اسوۃ حسنۃ البتہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے : "لقد کان لکم فی رسول اللہ اُسوۃ حسنۃ"

مولانا نے مزید لکھا ہے کہ بھٹو کے دور میں بعض ایسے نااہل اساتذہ تعلیمی اداروں میں مقرر کیے گئے تھے (جو کہ محض سیاسی بنیادوں دھکیل دیئے گئے تھے) ایسے اساتذہ سے تعلیمی اداروں کو پاک کیا جائے جن کی سیرت و صورت استاد ہونے کے قابل نہیں ہے۔

مولانا نے لکھا ہے کہ جب تک شاگردوں میں دینی ذہن پیدا نہیں کیا جاتا تب تک اسلامی نظام کا قیام مشکل ہے، کیونکہ مستقبل میں ملکی مشینری میں کام انہی کو کرنا ہے۔ لہٰذا ان کی استعداد بڑھانے کے لیے موثر اقدامات کیے جائیں۔

تنظیمی دورہ لاہور

جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما علماء کونسل کے جائنٹ سیکرٹری میاں عبدالرحمٰن، مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا قاری عبدالحئی اعوان، قاری سعید مصطفےٰ نے جمعیۃ ضلع لاہور کو منظم کرنے کے سلسلے میں مختلف علاقوں کا دورہ کیا۔ نیو انارکلی، پرانی انارکلی چنگڑ محلہ، بلیسہ اخبار، مزنگ، بھوبنڈ پورہ، راج گڑھ چوبرجی، اچھرہ مہاجر آباد کالونی اور گرد و نواح کے علاقوں کا بھی دورہ کیا۔ تنظیمی امور پر علاقے کے تمام ورکروں سے تبادلۂ خیال کیا اور جمعیۃ کے کام کو تیزی سے چلانے پر زور دیا۔

الحمد للہ ! یہ پورا دورہ تنظیمی اعتبار سے بہت ہی کامیاب رہا۔ تمام ساتھیوں نے جمعیۃ علماء کو منظم کرنے کے لیے اور اسلامی نظام کے سلسلے میں جمعیۃ سے پورا پورا تعاون کا یقین دلایا جمعیۃ کے پروگرام کو مضبوط بنانے کے لیے حلقہ وار کمیٹیاں بنانے کا فیصلہ کیا گیا اور وہ کمیٹیاں امیر جمعیۃ کو ماہانہ کارکردگی کی رپورٹ، دیگر تمام مسائل سے آگاہ کریں گے۔

آخر میں جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا گیا اور امام انقلاب مفکر اسلام مولانا مفتی محمود مدظلہ کو پاکستان قومی اتحاد کا دوبارہ صدر منتخب ہونے پر مبارک باد پیش کی۔

بعد ازاں ان کی صحت یابی کے لیے دعا کی گئی۔

درج ذیل حضرات نے اس دورے میں جماعتی تعاون فرمایا :

زاہد صاحب مہاجر آباد، قاری محمد عارف بھوبنڈ پورہ، قاری عطاء اللہ، حافظ محمد یوسف چوبرجی حافظ عبدالرشید قریشی، قاری رونق علی راج گڑھ محمد فاضل، شیخ ارشاد احمد انصاری، محمد زاہد، اور ظہور الدین قریشی و دیگر تمام حضرات کے مشکور ہیں۔

(نوٹ) سعدی پارک میں مولانا غلام مصطفےٰ صاحب جناب محمد صدیق صاحب نے تعاون کیا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت
خریداری نمبر
کا حوالہ ضرور دیں محمد سلیم قریشی

طلباء کی ڈائری ____ رپورٹنگ ظہیر میر

"عزمِ نو" کی خریداری میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجیے

کارکنوں سے قائدِ طلبہ کی اپیل

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے زیر اہتمام ماہنامہ "عزمِ نو" اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ یکم فروری سے منظر عام پر آ رہا ہے۔ اس سلسلہ میں پورے ملک میں پیشگی سالانہ خریداری کا سلسلہ شروع ہے اور بڑے ہی حوصلہ افزا نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔ جمعیۃ طلباء اسلام کے مرکزی صدر جناب میاں محمد عارف صاحب نے اپنے ایک بیان میں ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کیا ہے جو اس سلسلہ میں تعاون فرما رہے ہیں۔

آپ نے ایک پیغام میں تمام اراکین جمعیۃ سے اپیل کی ہے کہ ماہنامہ "عزمِ نو" کی خریداری میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ زیادہ سے زیادہ خریدار بنائیں اور اپنے اس پرچے کو معیاری بنانے کے لیے اپنے قیمتی مشورہ جات، طلباء کے مسائل اور دوسری قیمتی آراء سے نوازیں۔ آپ نے توقع ظاہر کی ہے کہ اگر کارکنوں نے محنت سے کام کیا تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ جماعتی آرگن جلد ترقی نہ کر جائے اور ملک میں چھپنے والے دوسرے پرچوں کی صف میں آ جائے۔

مرکزی دفتر میں لائبریری کا قیام

مرکزی دفتر جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان میں حال ہی میں لائبریری کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اس سلسلہ میں ایک دو رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو متعلقہ حضرات سے ملاقات کر کے اعزازی طور پر لائبریری کے لیے کتب حاصل کرے گی۔ اس کمیٹی میں محمد ظہیر میر مرکزی ناظم اطلاعات اور منظور احمد جاوید صاحب شامل ہیں۔ دریں اثنا جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی ناظم اطلاعات محمد ظہیر میر نے اپنے ایک پیغام میں ان تمام حضرات سے گذارش کی ہے جو صاحبِ کتب ہیں یا جنہوں نے مختلف موضوعات پر کتابیں تصنیف کی ہیں مرکزی ناظم نے ان سے گذارش کی ہے کہ آپ اپنی کتب بطور اعزاز مرکزی دفتر جمعیۃ طلباء اسلام ۲۴/ڈ شاہ عالم مارکیٹ لاہور کے پتہ پر ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔ اس کے علاوہ تمام اراکینِ جمعیۃ سے بھی گذارش کی جاتی ہے کہ کم از کم ایک ایک کتاب مرکزی دفتر کے پتہ پر ارسال کر کے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوں۔

کنڈہ کوٹ (ضلع جیکب آباد)

جمعیۃ طلباء اسلام کنڈہ کوٹ کی مجلس عمومی کا ایک اجلاس گذشتہ دنوں دفتر جمعیۃ طلباء اسلام کنڈہ کوٹ میں منعقد ہوا جس میں مدارس کے علاوہ کالجز اور سکولز کے طلباء نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت جناب عبید اللہ کھوسہ نائب صدر جمعیۃ طلباء اسلام ضلع جیکب آباد نے فرمائی۔ اس اجلاس میں آئندہ سال کے لیے درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر : جناب عبدالمجید بلوچ
نائب صدر : " ذوالفقار علی بجارانی
ناظم عمومی : " محمد ابراہیم بلوچ
ناظم : " شفیع محمد بھٹو
ناظم نشریات : " محمد اسلم انصاری
ناظم مالیات : " محمد صلاح ملک

خیرپور

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع خیرپور کا ایک اجلاس گذشتہ روز مدرسہ حفظ القرآن خیرپور میں زیر صدارت جناب امیر حمزہ آزاد منعقد ہوا۔ اجلاس میں اتفاق رائے سے درج ذیل حضرات عہدیداران منتخب ہوئے۔

صدر : جناب نور احمد سندھی۔
نائب صدر : " عبدالحئی شیخ
ناظم عمومی : " عبدالحکیم جونیجو
ناظم : " لطف اللہ۔
ناظم اطلاعات : " شوکت علی شاہ

شمولیت

گذشتہ روز ضلع ڈیرہ غازیخان کے مشہور و معروف طالب علم رہنما جناب محمد ایوب قریشی نے اپنے ساتھیوں سمیت جمعیت طلباء اسلام میں باقاعدہ شمولیت کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ وہ علماء حق کی قیادت میں ان شاء اللہ ہر قسم کا تعاون کرنے کے لیے کسی قسم کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔

فیصل آباد میں تنظیمی کام زوروں پر ہے

گذشتہ روز فیصل آباد میں مرکزی ناظم اطلاعات جناب محمد ظہیر میر تنظیمی دورے پر تشریف لائے انہوں نے فیصل آباد (غلام آباد) میں کارکنوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے جماعتی پالیسیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس کے علاوہ مرکزی ناظم اطلاعات نے کامرس کالج میں بھی طلباء کے کثیر اجتماع سے خطاب کیا۔ نیز انہوں نے فیصل آباد شہر، زرعی یونیورسٹی اور دوسرے مقامات پر طلباء سے انفرادی ملاقاتیں کیں۔ ان تمام پروگراموں میں حافظ عبدالغنی صاحب، ریاض شاہ صاحب، سمیع اللہ صاحب، قاری یونس صاحب

اور ڈاکٹر محمد حنیف صاحب مرکزی ناظم کے ہمراہ رہے۔

ضلع جھنگ

گذشتہ ماہ جمعیۃ طلباء اسلام کے مرکزی ناظم اطلاعات جناب ظہیر میر ضلع جھنگ کے تنظیمی دورے پر تشریف لائے آپ نے جھنگ شہر میں ساتھیوں سے فرداً فرداً ملاقاتیں کیں۔ بعد میں شور کوٹ میں ضلعی مجلس عاملہ اور دوسرے اراکین پر مشتمل ایک اجتماع سے خطاب کیا اور تنظیمی امور پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ ضلع جھنگ میں جماعتی کام کو تیز کرنے کے لیے ایک کنوینگ باڈی تشکیل دی گئی ہے جس کے سربراہ جناب محمد اقبال صاحب شروانی آف جھنگ ہوں گے۔

ان کے علاوہ درج ذیل حضرات کمیٹی میں ان کے معاون ہوں گے:

۱۔ شیخ تشکیل احمد آف شور کوٹ۔
۲۔ حفیظ اللہ خان آف جھنگ۔
۳۔ امیر محمد خان آف شور کوٹ۔
۴ غلام مصطفےٰ آف چنیوٹ۔
۵ نثار الحق آف چنیوٹ۔
۶ محمد شفیع آف چنیوٹ۔

دریں اثنا شور کوٹ میں جماعتی کام کو تیز کرنے کے لیے بھی ایک کنوینگ کمیٹی کے قیام کا اعلان کیا گیا جس میں درج ذیل حضرات منتخب کیے گئے:-

بشیر احمد، جمیل احمد قاسمی، محمود احمد شاہ، محمد فاروق

صوبہ سرحد

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد کے صدر جناب فضل الرحمن نے جمعیت طلباء اسلام کے ساتھیوں سے بالعموم اور صوبہ سرحد کے طلبہ سے بالخصوص اپیل ہے کہ ۲- ۳ فروری کو تنگی میں ہونے والے تربیتی اجتماع کو کامیاب بنانے کے لیے زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لائیں۔ تاکہ جماعتی پروگرام کو مزید فروغ دینے کے لیے علماء کرام کے ارشادات سن سکیں اور تنظیمی صورت کو مضبوط بنانے کے لیے ٹھوس بنیادوں پر کام کرنے کے لیے طریقہ کار وضع کیا جاوے۔

اس سلسلہ میں علماء کرام کے نام دعوت نامے جاری کر دیئے گئے ہیں۔

تربیتی اجتماع

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کے زیر اہتمام
بمقام مدرسہ مخزن العلوم خانپور
بتاریخ ۹، ۱۰، ۱۱ فروری

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد کے زیر اہتمام۔ بمقام ہشت نگر "تنگی"
بتاریخ ۲-۳ فروری سنہ ۱۹۷۸ء

جمعیۃ طلباء اسلام
ضلع گوجرانوالہ کے
زیر اہتمام بمقام جامع مسجد گکھڑ منڈی
بتاریخ: ۲-۳- فروری سنہ ۱۹۷۸ء

چند نایاب کتابیں

علمارِ ہند کا شاندار ماضی مکمل ۰۰--/۱۱۲	تفسیر حقانی مکمل ۰۰--/۲۵۰
"ہدیۃ الشیعہ" حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ ۰۰--/۳۶	تزکیۂ نفس، مولانا امین احسن اصلاحی ۰۰--/۱۸
نبراس شرح شرح العقاید (عربی) ۰۰--/۴۰	عالمِ عقبیٰ مولانا محمد صادق سیالکوٹی ۰۰--/۱۵
الفیہ (عربی) ۰۰--/۸	تاریخ الحدیث والمحدثون (اردو) ۰۰--/۱۸
تیسیر الباری شرح بخاری مترجم مکمل ۰۰--/۳۶۰	ابن ماجہ شریف (عربی) ۰۰--/۴۰
ریاض الصالحین مترجم ۰۰--/۷۲	سیرت النبی شبلی نعمانی مکمل ۰۰--/۲۱۰
انوار التوحید مولانا محمد صادق سیالکوٹی ۵۰-۱۶	تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مکمل ۰۰--/۳۱۴
ضیاء النجوم شرح مسلم العلوم ۰۰--/۱۴	دعوت وعظمت ابوالحسن ندوی ۰۰--/۷۲

"موت سے واپسی" شورش کاشمیری ۰۰--/۱۲

دیگر ہر قسم کی دینی اصلاحی تاریخی کتب و تفاسیر عربی اردو ہم سے بارعایت خرید فرمائیں۔

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

مدارسِ عربیہ کے

طلباء اور اساتذہ کے لئے ایک نایاب اور

فارسی ادب کی مشہور کتاب

جو کہ عرصہ دراز سے نایاب تھی

"بہارستان"

شرح اردو

"گلستان"

شارح: مولانا ظہیر احمد صاحب صدر مدرس شعبہ فارسی دارالعلوم دیوبند

چھپ کر منظرِ عام پر آچکی ہے

سفید کاغذ، اعلیٰ کتابت، نفیس طباعت۔ ہدیہ ۱۸/ روپے

ناشر

مکتبہ شرکت علمیہ بیرون بوہڑ گیٹ

ملتان شہر

مجموعہ رسائل

ابوالحریز ملک عبدالعزیز صاحب مناظر ملتانی (مرحوم)

یعنی

فیصلہ باغِ فدک، فیصلہ قاتلانِ حسینؓ، فیصلہ نکاحِ امِ کلثوم

فیصلہ حدیث قرطاس، البرہان المعقول، خلافتِ صادقہ

اہتمام جنازہ خیر الانام، فضائل خلفاء صادقین

چھپ کر تیار ہوگیا ہے۔ آج ہی منگوائیے

○ سائز ۶"×۹" ○ صفحات ۲۴۰ ○ قیمت ۱۲/=

ناشر

فاروقی کتب خانہ ناشران و تاجران بیرون بوہڑ گیٹ ○ ملتان

ہم حضرت مفتی محمود مدظلہ کو

دوبارہ صدرِ پاکستان قومی اتحاد منتخب ہونے پر

مبارکباد پیش کرتے ہیں

مضبوط و دیرپا ٹیوب ویل پائپ، آہنی عمارتی گاڈر

اور دیگر

بلڈنگ میٹیریل کی

بارعائت خریداری کے لیے تشریف لائیں!

پروپرائٹر۔ سیٹھ محمد حنیف مینوفیکچرر،

ٹیوب ویل پائپ و بلڈنگ میٹیریل ساہیوال روڈ عاقوالہ